بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 20/ جنوری 2004 بمطابق 27 ذیقعد 1424 ہجری بروز منگل بوقت دس بجے زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

اعوذ با الله من الشیطٰن الرجیم

بسم الله الرحمٰن الرحیم

تبارك الذی بیده الملك و هو علی كل شی قدیرo الذی خلق الموت والحیوة لیبلو كم ایكم احسن عملا وهو العزیز الغفورo الذی خلق سبع سموت طباقاًط ما تری فی خلق الرحمن من تفوت ط فارجع البصر هل تری من فطورo صدق الله العظیم۔

ترجمہ۔ بہت بارکت ہے وہ خدا جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ جس نے موت اور حیات اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے۔ جو غالب اور بخشنے والا ہے جس نے ساتوں آسمانوں کو اوپر تلے پیدا کیا تو اسے دیکھنے والے خدائے رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا دوبارہ نظریں ڈال کر دیکھو کوئی شگاف بھی نظر آرہا ہے۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب عبدالرحیم زیارتوال صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

☆211 عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ کیا وزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ سال سول سیکرٹریٹ اور دیگر محکمہ جات کے ملازمین کے ساتھ محکمہ معدنیات کے ملازمین کو برطرف کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر وزیر کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت تمام ملازمین کو بحال کر دیا گیا تھا؟

(ج) اگر جزو (الف وب) کا جواب اثبات میں ہے تو بحالی کے بعد ان ملازمین کی ماہ اپریل، مئی، جون

اور جولائی 2002 کی تنخواہیں اب تک ادا نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں نیز کیا حکومت اس سلسلہ میں فوری اقدامات اٹھانے کا رادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر معدنیات۔(الف) برطرف ملازمین صرف بلوچستان سول سیکرٹریٹ کے تھے جو 40 فیصد کے ساتھ باقی مطالبات کے سلسلے میں غیر قانونی ہڑتال پر تھے سب کے سب بحال ہو چکے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ سینئر وزیر کے ساتھ ایک معاہدہ کے تحت تمام ملازمین کو بحال کیا گیا تھا۔

(ج) یہ درست ہے کہ اس مسئلے میں سینئر وزیر کی مداخلت ہوئی تھی محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے اس معاملے کو ڈیل کیا تھا۔تمام محکموں نے ملازمین کی تنخواہیں ادا کی ہیں صرف محکمہ ہذا میں جن چند ملازمین کو بغیر تنخواہ کے بحال کیا گیا تھا انکی نظر ثانی سمری جناب چیف منسٹر بلوچستان کو بھجوائی جا چکی ہے۔جو زیر غور ہے اور محکمہ جواب کا منتظر ہے۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی؟

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔جناب اسپیکر! سپلیمنٹری یہ ہے محکمہ ہذا میں جن چند ملازمین جو انہوں نے لکھا ہے۔بغیر تنخواہ کے بحال کیا گیا تھا ان کی نظر ثانی سمری جناب چیف منسٹر بلوچستان کو بھجوائی جا چکی ہے جو زیر غور ہے اور محکمہ جواب کا منتظر ہے تو Question میرا یہ ہے کہ اس کو تقریباً اب دو سال پورے ہو رہے ہیں تو اب تک وہ سمری چیف منسٹر صاحب کے پاس گئی ہے تو اس پر کوئی عمل درآمد ہوا اور یہ۔۔۔

جناب اسپیکر۔جی لونی صاحب!

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) جناب اسپیکر! یہ سمری منظور ہو چکی ہے اور تمام ملازمین کی تنخواہیں ادا کر دی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر۔جی او کے اگلا سوال نمبر۔259

☆259 عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ کیا وزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) محکمہ معدنیات میں کل کتنے سرکاری ملازم ہیں۔نیز گریڈ وار تفصیل کے ساتھ معدنیات کی کانوں میں کل مزدوروں کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

(ب) مجموعی معدنیات، کوئلہ، کرومائیٹ، سنگ مرمر وغیرہ کی کل کسقدر مقدار صوبہ کے کن اضلاع میں

پائی جاتی ہے نیز معدنیات کی مد میں حصول ٹیکس کی تحصیل وضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیرمعدنیات۔

(الف) محکمہ معدنیات تین شعبوں پر مشتمل ہے جن میں ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:۔

نمبرشمار	بی پی ایس	ڈائریکٹوریٹ آف جنزل آف مائنز اینڈ منرلز	انسپکٹریٹ آف مائنز بلوچستان	مائنز ویلفیئر آرگنائزیشن	کل تعداد مائنز اینڈ منرلز
۱	۲۰	۱	ـ	ـ	۱
۲	۱۹	۲	۱	ـ	۳
۳	۱۸	۵	۷	۱	۱۳
۴	۱۷	۱۴	۱۲	۱۰	۳۶
۵	۱۶	۱۲	۷	۳۱	۵۰
۶	۱۵	ـ	ـ	ـ	ـ
۷	۱۴	۲	۷	۱	۱۰
۸	۱۲	۱۴	۱۶	۳	۳۳
۹	۱۱	۳۱	۶	۴	۴۱
۱۰	۱۰	ـ	ـ	۱	۱
۱۱	۹	ـ	۱۵	۴۵	۶۰
۱۲	۸	۱۹	۱	ـ	۲۰
۱۳	۷	۹	۲۶	۸۰	۱۱۵
۱۴	۶	ـ	ـ	۲۴	۲۴
۱۵	۵	۳۹	۱۴	۱۰	۶۳

۱۶	۴	۱۶	۱۷	۲۵	۵۸
۱۷	۳	۱	۹	۱	۱۱
۱۸	۲	۔	۱	۴	۵
۱۹	۱	۹۰	۴۲	۸۷	۲۱۹
	کل تعداد	۲۵۵	۱۸۱	۳۲۷	۷۶۳

معدنیات کی کانوں میں مزدوروں کی ضلع اور تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ضلع	مزدوروں کی تعداد
۱	کوئٹہ	۱۱۵۶۵
۲	بولان	۵۹۰۱
۳	سبی	۵۱۷۳
۴	لورالائی	۳۹۴۸
۵	بارکھان	۸۴
۶	چاغی	۱۰۷۰
۷	لسبیلہ	۵۰۱۹
۸	خضدار	۱۴۲۷
۹	خاران	۱۱۶
۱۰	قلعہ سیف اللہ	۴۱۱
	ٹوٹل	۳۴۷۱۴

(ب) صوبہ بلوچستان میں مجموعی طور پر درجہ ذیل معدنیات مختلف اضلاع سے نکالی جاتی ہیں ان میں چند معدنی ذخائر کا تخمینہ معلوم کیا جا چکا ہے اور کچھ کا تخمینہ معلوم کرنا باقی ہے۔

تخمینہ	اضلاع	نام معدنیات	نمبر شمار
نا معلوم	قلعہ سیف اللہ، خاران، خضدار، وڈھ	کرومائیٹ	۱
۳۷ملین ٹن ۲۰۰ملین ٹن سے زائد	چاغی مستونگ	خام لوہا	۲
۴۱۲ملین ٹن	چاغی	کاپر گولڈ	۳
۲۶ملین ٹن	لسبیلہ، خضدار	لیڈ زنگ	۴
نا معلوم	زیارت	ٹائینیم پوٹنشل	۵
نا معلوم	قلعہ عبداللہ	انٹی منی	۶
۳۴ملین ٹن ۱۲ملین ٹن ۲۳ملین ٹن ۶۷ملین ٹن ۵۶ملین ٹن	کوئٹہ مستونگ بولان سبی لورالائی	کوئلہ	۷
۵ملین ٹن ۳۵۰ملین ٹن	سبی کوہلو بارکھان	جپسم	۸
بڑی مقدار	چاغی، لسبیلہ، خضدار، لورالائی، زیارت، کوئٹہ	سنگ مرمر رآرڈنری ماربل	۹

کوئلے اور دیگر معدنیات کی مد میں رائلٹی کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

کل رقم رائلٹی	پیریڈ	نام ضلع	نمبر شمار
15314600	30-6-2002تا30-6-2003	کوئٹہ	1

2	سبی	=	7380930
3	لسبیلہ	=	30125580
4	لورالائی	=	85302301
5	بولان	=	6850080
6	خضدار	=	6886030
7	قلعہ سیف اللہ	=	315215
8	خاران	=	66330
9	چاغی	=	12261555
10	پشین	=	374000
11	مستونگ	=	120005
12	کیچ	=	225000

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! ضمنی سوال اس میں ہم نے پوچھا تھا کہ مختلف اضلاع میں معدنیات کی تعداد کچھ کی انہوں نے جواب دے دیا ہے اس میں جناب اسپیکر! ان کے عملے کی اور اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر معدنیات کے ٹیکس کے حوالے سے میں نے Question کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا جناب اسپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ ٹیکس کا انہوں نے جواب نہیں دیا ہے رائلٹی کی مد میں ضلع وار تفصیل انہوں نے دی ہے رائلٹی جن لوگوں سے لی جاتی ہے وہ پی ایم ڈی سی ہے جن کو لیز الاٹ ہوئے ہیں کوئلے کے تو وہ ان کو رائلٹی دیتے ہیں پر ٹن بیس روپے تو جناب اسپیکر! Question میرا یہ ہے کہ پی ایم ڈی سی اب کہیں پر بھی کوئی لیز نہیں چلا رہی ہے مائنز ایکٹ کے تحت جناب اسپیکر! اگر وہ لیز کو چلا نہیں رہے ہیں تو اس کو سبلیٹ Sublet کر کے دوسرے لوگوں کو دے رہے ہیں اور اس پر پر ٹن ایک سو بیس روپے رائلٹی لیتے ہیں اور نوے روپے سیلز ٹیکس تو مائنز رولز کے اس کا جو لیز ہے وہ کینسل ہونا چاہیے اور یہ وہاں کے عوام کی ملکیت ہے ان کو ملنا چاہیے اور ان کو دوبارہ الاٹ ہونا چاہیے جب وہ چلا نہیں رہے

ہیں تو وہ رکھ نہیں سکتے۔

جناب اسپیکر۔ آپ کی سپلیمنٹری کیا بنتی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ سپلیمنٹری جناب اسپیکر! میری یہ ہے کہ پی ایم ڈی سی منسٹر صاحب سے پی ایم ڈی سی جب لیز نہیں چلا رہی ہے مائنز ایکٹ کے تحت تو کیا وہ لیز کینسل نہیں ہوتی۔

جناب اسپیکر۔ جی سردار صاحب!

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) جناب اسپیکر! پی ایم ڈی سی کو ہم نے ایک نوٹس دیا ہے وہ نوٹس کا جواب دیگا پھر اس کے بعد میں ان کو جواب دونگا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اور دوسری بات جناب اسپیکر! یہ رائلٹی کی جو انہوں نے بات کی ہے یہ بیس روپے پرٹن کے حوالے سے ہے اور انہوں نے اس کے پیسے جو یہاں لکھے ہیں یہ ٹوٹل ہے ۷۹۹۱۹۲۲۵۔۰۰ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں گے صفحہ پانچ میں نے جو اس کی ٹوٹل کی ہے مختلف معدنیات کی معدنیات میں ۷۹۹۱۹۲۲۵۔۰۰ یہ رائلٹی کی مد میں انہیں آمدنی ہوتی ہے جبکہ سیلز ٹیکس اس سے علیحدہ لیا جاتا ہے اور وہ جو ہے نوے روپے کوئلے کی پرٹن ہے باقی کا مجھے معلوم نہیں جناب اسپیکر! اس کا انہوں نے یہاں ایسا نہیں دیا ہے کہ اس کی مد میں کتنی آمدنی ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی!

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) یہ وفاقی حکومت جواب دیگی سیلز ٹیکس وہ وفاقی حکومت لیتی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! ہم تو شاہرگ میں ان کو پے Pay کر رہے ہیں مرکزی حکومت نہیں بلکہ صوبائی حکومت کے لوگ ان کو وصول کرتے ہیں یہ پتہ نہیں کہ پھر یہ ان کو دیتے ہیں ان کو نہیں ملتے ہیں یہ مجھے پتہ نہیں ہے۔

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) نہیں نہیں صوبائی حکومت وصول نہیں کرتی۔

جناب اسپیکر۔ جی!

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ اور جناب اسپیکر! تیسرا میرا ضمنی Question ان کا جناب اسپیکر جواب آنا چاہیے کہنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ صوبائی حکومت کے ہوتے ہوئے اگر وفاقی حکومت بھی لے رہا

ہے تو صوبائی حکومت کے تھرو سے لے رہا ہے ڈائریکٹ وہ آ کے ٹیکس وصول نہیں کرتا تو اس مد میں ۔۔۔

کچکول علی ایڈووکیٹ ۔ مجھے ایک ضروری سوال کرنا ہے اگر اجازت ہو۔

جناب اسپیکر ۔ جی اجازت ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ ۔ بات یہ ہے کہ ماسوائے آئل گیس اور نیوکلائی معدنیات کے جیسے کہ انہوں نے سوال نمبر ۴۶۲ میں جواب دیا تمام اختیارات صوبائی ہیں جب صوبائی اختیارات ہونگے تو ٹیکس کس طرح وفاق کو دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ جی سردار صاحب!

سید شیر جان بلوچ ۔ فیڈرل گورنمنٹ کا انکم ٹیکس افیسران کے ساتھ ہوتا ہے وہ کلیڈ Collad کر کے لے جاتا ہے یہ گوادر میں بھی مائنز ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ ۔ میں کہتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہمارے جو منسٹر لاء اینڈ پارلیمنٹری اگر اس کو اس سلسلے میں تجربہ ہے۔ وہ بتا دیں تو بہتر ہے اس میں یہ ہے کہ سر ماسوائے آئل گیس اور نیوکلائی معدنیات کے باقی تمام سونا ، چاندی ،گیس Ok Sorry کوئلہ لوہا یہ سارے صوبائی Subject ہیں جب صوبائی Subject ہیں تو اس کے ٹیکس کے اختیارات بھی صوبے کو ملنے چاہئیں ۔

جناب اسپیکر ۔ او کے جمالی صاحب اس کو ذرا آپ حل کر دیں یہ مسئلہ اختیارات کا کیا ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور) کچکول علی صاحب ہر بات کی ذمہ داری مجھ پر ڈال دیتے ہیں معدنیات تو ہمارے علاقے میں نہیں ہیں جی اگر چاول اور گندم کی بات کریں ان کے زرعی ٹیکس کی کریں تو میں جواب دے دونگا۔

جناب اسپیکر ۔ جمالی صاحب! وہ کہتے ہیں کہ جس نے سبق یاد کیا اس کو چھٹی نہیں ملی ابھی آپ نے سب کچھ یاد کیا ہے اس لئے ہم بار بار آپ کو تکلیف دے رہے ہیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور) نہیں نہیں تکلیف کی کوئی بات نہیں ہے جی اسکو ہم چیک کر لیتے ہیں اس کا ٹوٹل کیا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ نہیں ویسے آپ کو پتہ ہے یہ جو بحث چل رہی ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور) نہیں مجھے نہیں پتہ ہے مجھے علم نہیں ہے

جناب اسپیکر۔ آپ کے علم میں نہیں ہے؟

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور) میں غلط بیانی سے کام نہیں لونگا۔ شیر جان صاحب کو پتہ ہے۔ (شور، شور)

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! ۴۲۶ کا جو جواب ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت ماسوائے۔۔۔

جناب اسپیکر۔ صاحب رحیم صاحب! یہ جو Question نمبر 62 ہے اس کے پیش ہونے پر پوائنٹ آوٹ کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ نہیں میں اس کو کوٹ Quote کر رہا ہوں کہتے ہے کہ مرکز نے لینے ہیں یہاں صاف لکھا ہوا ہے انہوں نے خود لکھا ہے جناب اسپیکر! یعنی معدنیات بشمول سونا اور چاندی صوبائی حکومت کی ملکیت ہے جب ملکیت ہے تو ٹیکس یہ لوگ لیتے ہیں ہم سے، تو صوبائی حکومت کو کہنا یہ چاہتے ہیں کہ یہ پتہ ہونا چاہیے اور اس سے ہمیں کتنی آمدنی ہوتی ہے اس کی معلومات ہم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ لونی صاحب اس کا۔۔۔۔

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) رائلٹی کی ڈیٹیل تو ہم نے دے دی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ نہیں جو ۶۲ نمبر Question میں آپ نے جواب دیا ہوا ہے ابھی اس کو کوٹ Quote کر رہے ہیں۔

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) ۶۲ کو۔

جناب اسپیکر۔ ہاں اس میں آپ نے جواب دیا ہوا ہے۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر)۔ سپلیمنٹری ہے وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے کہ جو رائلٹی گورنمنٹ آف بلوچستان کو آتی ہے اس میں لورالائی کے بعد پورے بلوچستان میں سیکنڈ نمبر پر سب سے زیادہ ریونیو تقریباً تین کروڑ روپے سالانہ ضلع لسبیلہ سے آتا ہے اور یہاں جو مزدوروں کی تعداد بتائی ہے جو وہاں ماربل وغیرہ میں کام کرتے ہیں تقریباً پانچ ہزار ہے مزید صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ انہوں نے

جب کروڑوں روپے لسبیلہ سے آ رہا ہے اور وہاں پانچ ہزار کے قریب ان کے اپنے دیئے ہوئے فیگر Figure کے مطابق مزدور ہیں ان کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ یہ فریش Question پھر آپ لے آئیں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) فریش کیسے لائیں؟ جناب!

جناب اسپیکر۔ فریش Question لے آئیں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر) بتا دیں انہوں نے کیا کہا ہے؟

جناب اسپیکر۔ No. No فریش Question۔

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب! وزیر کو اپنے محکمے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں کیونکہ یہ محکمہ اس کو اس کی مرضی کے بغیر دیا گیا ہے ہماری تجویز یہ ہے کہ اس کو ایسا محکمہ دیا جائے جس میں ان کی دلچسپی ہوتی کہ انکو معلومات زیادہ ہوں شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ Ok آپ تشریف رکھیں تو میرے خیال میں اس Question کو۔ رحیم صاحب جمالی صاحب چیک کر کے پھر بعد میں تھوڑا سا آپ۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جی آپ کیا فرما رہے ہیں؟

جناب اسپیکر۔ جمالی صاحب! یہ جو سوال ہے اس کے جواب میں تھوڑا سا مبہم ہے پھر آپ معلومات کر کے اپنے چیمبر میں پھر رحیم زیارتوال صاحب کو طمین کر دیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و پارلیمانی امور) تھوڑی سی معلومات حاصل ہوگئی ہیں پھر میں ان کو بتا دونگا۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے مہربانی Next Question نمبر 461 جناب کچکول ایڈووکیٹ صاحب۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ سوال نمبر 461۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! یہ اگر ہمیں دو منٹ ضمنی کوئسچن کرنے دیں یہ سوال ہم نے اس لئے اٹھائے

ہیں کہ بلوچستان ایک ایسا واحد صوبہ ہے کہ وہاں مائینز زیادہ ہیں ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم لوگ اپنے منسٹر کو پریشان کرنے کیلئے سوال کئے ہیں ہم لوگوں کی جو اپنی دولت ہے ہم لوگ اس سے بھی بیگانہ ہیں جب مگسی صاحب کی حکومت تھی میں نے اس کو ایک لیٹر لکھا تھا کہ یہ جو سونا چاندی ہے یہ سینڈک پراجیکٹ کا راس کو صوبہ کے اختیار میں ہونا چاہیئے وہاں سر! انہوں نے چستی صاحب کو آ پوائنٹ کیا ہمارا جو بلوچستان کا سب سے بڑا وکیل ہے ایک کمیٹی بتایا کیا گیا وہاں ہم لوگوں نے یہ دیکھا ہے کہ ہم لوگ اونے پونے داموں پر یہ سینڈک پراجیکٹ دیا ہے لیز پر اور اس وقت سر! وہ لیز ہی ختم ہے حالانکہ میں نے سوال جو کیا ہے اپنے مہربان منسٹر سے کہ ہم لوگوں نے کتنے سال یہ سینڈک پراجیکٹ لیز پر دیا ہے ہم لوگ یہ دیکھ لیں کہ سونا اور چاندی جو قیمتی دھات ہیں ان کی ہمیں پرواہ نہیں ہے بلوچستان والوں کو اس سلسلے میں یہ کہتا ہوں کہ اس پر حکومت ایک انکوائری کنڈکٹ Conduct کریں کہ اس وقت جو یہ سینڈک پراجیکٹ ہے یہ چینیز کو کس نے دیا ہے ہم لوگوں نے دیا ہے؟ اس کے بعد جو وفاق کو دیا تھا کتنے سال تھے ہم لوگ اس کا جو منافع ہے ہمیں کیوں نہیں ملتا ہے ایگریمنٹ ہمارے اور چینیز والوں کے درمیان ہوا ہے کیونکہ یہ Subject سونا اور چاندی یہ صوبائی معاملہ ہے لیکن اس بڑی دولت سے ہم لوگ کتنے بیگانہ ہیں جناب! کوئی نہیں بتا سکتا ہے کہ ہم لوگوں نے کتنے سال اس کو لیز پر دیا ہے ہمارا یہ سوال بھی تشنہ رہ گیا ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ جی جی۔

<u>عبدالرحیم زیارتول ایڈووکیٹ</u>۔ جناب اسپیکر! ویسے ایک بات منسٹر صاحب سے یہ یہاں لکھا ہوا ہے ٹائٹینیئم زیارت میں اور انٹی منی قلعہ عبداللہ میں اس کے لئے جناب! پیسے بھی رکھے تھے بہت اہم سوال، جناب میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب اسپیکر</u>۔ نیکسٹ کوئسچن۔

☆<u>461 کچکول علی ایڈووکیٹ</u>۔ کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سونا، چاندی اور دیگر سینڈک پروجیکٹ کی پیداوار کتنے سال کے لئے کس فرم کو کن شرائط پر دیا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے؟

<u>وزیر معدنیات</u>۔ سونے چاندی اور تانبے کے لئے سینڈک کی لیز ریسورسس ڈویلپمنٹ کارپوریشن

Resources Development Corporation جس کا موجودہ نام سینڈک میٹلز لمیٹڈ ہے
تیس سال کے لئے مورخہ 1975-4-28 کو الاٹ کی گئی لیز کی مدت میں بعدازاں بیس سال کے لئے
توسیع کی گئی بلوچستان مائننگ کنسیشن رولز مجریہ 1970 کے تحت حکومت بلوچستان کسی بھی شخص کمپنی بشمول
غیر ملکی کمپنیوں کو کانکنی کے لائسنس جاری کر سکتی ہے۔

1۔ بلوچستان مائننگ کنسیشن رول کے تحت کمپنی کو الاٹ شدہ ایریا ایکسپلائٹیشن اسکیم لائسنسنگ اتھارٹی کے پاس منظوری کے لئے جمع کرانی ہوگی۔

2۔ کمپنی لیز شدہ علاقے میں مائننگ کے طریقہ کار اور دیگر تعمیرات کے سلسلے میں لائسنسنگ اتھارٹی کے احکامات کے پابند رہے گی۔

3۔ کمپنی مائنز کی حفاظت کے حوالے سے لائسنسنگ اتھارٹی کی جاری شدہ ہدایت کی پابند ہوگی۔

4۔ کمپنی الاٹ شدہ لیز میں معدنیات کی مائننگ کرے گی اور قریبی مائننگ کے علاقوں میں مداخلت نہیں کرے گی۔

5۔ اگر الاٹ شدہ رقبہ یا اس کا کچھ حصہ جنگلات کے محفوظ شدہ ایریا میں پڑتا ہو تو کمپنی محکمہ جنگلات کی طرف سے جاری شدہ ہدایات پر کار بند رہتے ہوئے کام کرے گی۔

6۔ انسپکٹوریٹ آف مائنز کی جانب سے جاری شدہ ہدایات برائے صحت اقدامات اور فلاح و بہبود کے کام قوانین کے تحت کرنے کی پابند ہوگی۔

7۔ کمپنی حکومت بلوچستان کو معدنیات کی مد میں کرایہ اور رائلٹی رولز کے تحت مقرر کردہ شرح سے ادا کرے گی اور اسی میں وقتاً فوقتاً ترامیم کی بھی پابند ہوگی۔

8۔ کمپنی بلوچستان منرلز کنسیشن رولز کی تمام شرائط اور ان میں وقتاً فوقتاً ترامیم کی بھی پابند ہوگی۔

9۔ نیوکلیائی منرلز کی دریافت کی صورت میں حکومت کے جاری کردہ احکامات کی پابندی کرے گی۔

10۔ لیز کی مدت میں توسیع کے لئے کمپنی باقاعدہ تحریری طور پر حکومت بلوچستان سے درخواست کرے گی۔

11۔ کمپنی اپنی پیداوار کی ماہانہ رپورٹ متعلقہ محکمے کو بھیجی گی۔

12۔ مندرجہ بالا شرائط کے علاوہ کمپنی حکومت کے تمام احکامات پر عمل درآمد کرنے کی پابند ہوگی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! ان کے لئے ۸۰ ہزار روپے رکھے گئے تھے اس پر آج تک کام نہیں کیا گیا ہے یہ ایٹمی میزائل ٹیکنالوجی میں استعمال ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب! آپکا سوال گزر گیا ہے ابھی اس سوال پر آپ بات کریں۔ جی یہ جواب دیں کچکول صاحب کا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ سیندک پراجیکٹ کو کتنے سالوں کے لئے لیز پر دیا ہے اور کس کو دیا گیا ہے؟

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) سیندک پراجیکٹ میٹلز لمیٹڈ کارپوریشن کو الاٹ کیا گیا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ یہ کتنے سال کے لئے آپ لوگوں نے دیا ہے؟

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) تیس سال کے لئے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ کس سال سے شروع ہوگا؟

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) ۱۹۷۵ء سے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ ۱۹۷۵ء سے لیکر اب تک تقریباً تیس سال تو پورے ہورہے ہیں۔

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) اس کی مدت میں ابھی توسیع کی گئی ہے؟

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ آپ لوگوں نے یہ توسیع کس حساب سے کی آپ لوگوں کا جو کنسیڈریشن تھا کتنی رقم انہوں نے آپ کو دیا آپ لوگوں نے اپنا سونا چاندی جو۔۔۔ جناب! یہ ۷۰ سے لیکر اب تک میں کہتا ہوں کہ وہ تیس سال ختم ہوگئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو ایکسٹینڈ کیا ہے اگر انہوں نے ایکسٹینڈ کیا ہے ان کی کنسیڈریشن یہ جو کمپنی ہے اس نے کتنی رقم ہمیں دی ہے آیا یہ بلوچستان کے مفاد میں دی ہے یا کسی افسر نے دی ہے۔

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) یہ پیداوار تو ابھی شروع ہوئی ہے پانچ ہزار ٹن نکلا ہوا ہے تو پانچ ہزار ٹن پر صوبائی حکومت کو تقریباً ایک کروڑ اٹھتیس لاکھ روپے ملے گا رائلٹی کی مد میں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ منسٹر صاحب میں یہ کہتا ہوں اسپیکر صاحب کے توسط سے جناب والا! اس پر آپ

ایک ٹیکنیکل کمیٹی بنائی جائے کہ بلوچستان کی مائینز انہوں نے کس قیمت پر سیل کیا ہے مجھے منسٹر صاحب ٹائم دیں اپنے سیکرٹری کو کہہ دیں یہ تو اتنے بے پرواہ لوگ ہیں۔

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں ایسا کرتے ہیں کہ سیشن کے بعد کل کچکول صاحب آپ کو بلائیں ان کی تجاویز نوٹ کر کے آپ لوگ مشاورت سے اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں ٹھیک ہے۔

سردار مسعود لونی (وزیر معدنیات) صحیح ہے ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر۔ کچکول صاحب آپ اور منسٹر صاحب اور ان کے سیکرٹری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نیکسٹ کوئسچن کچکول صاحب۔

☆462 کچکول علی ایڈووکیٹ۔ کیا وزیر معدنیات ازارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1973 کے آئین جدول چہارم کے مطابق نہ تو وفاقی اور نہ ہی مشترکہ قانون سازی کی فہرست میں سونا چاندی کا ذکر موجود ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سونے کا پیداواری ادارہ سیندک پروجیکٹ وفاقی حکومت کی تحویل میں ہونے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر معدنیات۔ (الف) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت ماسوائے آئل، گیس اور نیوکلیائی معدنیات/تمام معدنیات بشمول سونا و چاندی صوبائی حکومتوں کی ملکیت ہیں۔

(ب) صوبائی حکومت کے محکمہ ڈائریکٹر جنرل آف مائنز اینڈ منرلز کو اختیار حاصل ہے کہ وہ صوبہ بلوچستان میں مائننگ کنسیشن رولز مجریہ 1970 کے تحت کسی بھی شخص کمپنی بشمول غیر ملکی کمپنیوں کو کانکنی کے لائسنس جاری کر سکتا ہے۔ سیندک میٹلز لمیٹڈ کارپوریشن کمپنیز آرڈیننس کے تحت رجسٹرڈ شدہ کو کانکنی کے لئے لائسنس جاری کیا گیا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! اس کا یہ جواب بھی نامکمل ہے میرا سوال یہ ہے کہ کہ ۷۳ء کے آئین جدول چہارم کے مطابق یہ جو چاندی اور سونا ہے یہ وفاقی فہرست میں شامل ہے نہ مشترکہ اگر کوئی مسئلہ ان دونوں فہرستوں میں شامل نہ ہوں یہ خودمختیاری ہے پھر بھی سوال یہ ہے کہ اگر یہ صوبائی Subject ہے تو پھر وفاق اس پر کیوں ایمپلیٹیشن کر رہا ہے جناب! اس پر انہوں نے کچھ نہیں کہا ہے صرف ایک رولز کا

حوالہ دیا ہے باقی جو سوال ہیں وہ بھی تشنہ ہیں میں تکلیف نہیں دینا چاہتا ہوں اتنا منسٹر صاحب کو کل اس سلسلے میں اپنے سیکرٹری صاحب کو کہیں کہ یہ بلوچستان کے مسائل ہیں بلوچستان کے لوگ جاننا چاہتے ہیں ۔اگر ہم لوگ اسے اپنی مائینز نہ سمجھیں اور اس کی قیمت اور اس کی قدر نہ جانے میں کہتا ہوں یہ ہماری بڑی کمزوری ہوگی۔

جناب اسپیکر۔OK نوٹ کیا آپ نے ہاں ابھی سردار اعظم صاحب آپ کا سوال ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب! منسٹر صاحب اپنی سیٹ پر موجود نہیں ہیں۔سوال نمبر 328۔

☆328 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ داخلہ میں صوبائی سینئر آفیسر گریڈ 18 مرکزی جونیئر آفیسر گریڈ 17 کے آفیسروں کے ماتحت فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب)اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ رولز کی صریحی خلاف ورزی کے علاوہ صوبائی ملازمین کی حق تلفی کے مترادف نہیں ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس غیر قانونی عمل کی روک تھام کا ارادہ رکھتی ہے۔اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر داخلہ (الف) یہ درست نہیں کہ محکمہ داخلہ میں صوبائی سینئر آفیسر گریڈ 18 مرکزی جونیئر آفیسر گریڈ 17 کے ماتحت فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب)اصل میں آفیسران کی کمی کی وجہ سے محکمہ ملازمتہائے عمومی امور نظم ونسق نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی سفارش پر عارضی طور پر ایک آفیسر ڈی۔ایم۔جی (B-17) کو تین ماہ کے لئے اضافی چارج کے طور پر ڈپٹی سیکرٹری ہوم مقرر کیا اور اس کے بعد مزید تین مہینے کے لئے ان کے اضافی چارج میں توسیع کردی جو کہ ماہ اکتوبر میں ختم ہوجائے گی۔جبکہ محکمہ نے متعلقہ آفیسر کو بطور سیکشن آفیسر (پولیٹیکل-1) کی بھی ذمہ درایاں سونپیں اور تاحال وہ دونوں ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ سردار صاحب!

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر صاحب! 18 گریڈ کا بندہ ہمیں دستیاب available ہے اس کو

بائی پاس کر کے 17 گریڈ کا بندہ لگایا گیا ہے اس کو subordinate بنایا جاتا ہے کیا یہ قانون شکنی نہیں ہے رولز ریگولیشن کی پامالی نہیں ہے افسروں کی حق تلفی نہیں ہے کیا ضرورت ہے جب ہمارے پاس expert موجود ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ خاموش ہو جائیں میں ان سے پوچھوں۔

جناب اسپیکر۔ یہ سوال عوامی مفادات کو مدنظر رکھ کر اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بلوچستان میں آفیسران کی کمی ہے وہ اپنی مجبوری اپنی کمی ضرورت واضح طور پر بتادی گئی ہے پتہ نہیں وہ کیوں اس پر زور دے رہے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب! عوامی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے جنرل مشرف کو بھی لایا یہ عوام کی ضرورو ت تھی۔

جناب اسپیکر۔ جی رحیم صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! یہاں انہوں نے کہا ہے کہ آفیسران کی کمی ہے صوبے میں اتنی بڑی بے روزگاری ہے اور یہاں کہتے ہیں کہ آفیسران کی کمی ہے یہ من مانی ہے جناب اسپیکر! اس کو مدنظر رکھ کر یہ کیا گیا ہے اپنی مرضی کے مطابق subordinate کو حاکم بنا دیا جاتا ہے جبکہ صوبے میں اسی department میں آفیسران موجود ہیں ان کو کام نہیں دیتے ہیں آفیسر فلاں سے آیا ہے پنجاب سے آیا ہے فلاں سے آیا ہے یہ ہمارا حق ہے کیونکہ صوبہ ہمارا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) آپ کی ہوم منسٹری میں کافی گڑ بڑ ہوئی تھی اور یہ واقعہ بھی ہوا تھا جیسے منسٹر صاحب نے بھی resign کیا تھا یہاں پر سب نے اعلیٰ سطح پر بیٹھ کر یہی فیصلہ کیا تھا کہ اس کے لئے باہر سے آفیسر منگائیں گے فیڈرل گورنمنٹ سے زیادہ تر پنجاب سے ہو ہوم منسٹری سیکرٹری شپ ان کو دی جائے گی یہ فیصلہ ہوا تھا یہ میں اپنے بھائیوں کو گوش گزار کردوں یہ نہیں ہے کہ یہاں پر آفیسرز نہیں ہیں فیصلہ یہ ہوا تھا کہ جو فیڈرل گورنمنٹ سے آئیں گے ان کو ہوم دیں گے تاکہ وہ اس کو اس طریقے سے چلائیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ صوبے کے افسروں پر انہوں نے عدم اعتماد کر دیا ہے صوبے کے جو لوکل لوگ ہیں ان پر عدم اعتماد کرتے ہیں اور باہر سے لاتے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! ابھی سے نہیں ہے جب سے بلوچستان ایک صوبہ بنا ہے نام تو یہ ہے کہ یہاں ایک صوبائی خود مختیار یونٹ ہے لیکن ہوم ڈیپارٹمنٹ میں یہ لوگ پنجاب سے لاتے ہیں تاکہ اس حکومت کو بھی پنجاب کے تابع چلائیں ہم لوگوں نے اس مسئلے کو شروع سے اٹھا دیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا سربراہ سیکرٹری ہوتا ہے یا منسٹر؟

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ ہمیں پتہ ہے کہ منسٹر کیا ہوتا ہے ہم بھی منسٹر رہے ہیں جناب! ہم حقیقت پسند کیوں نہیں ہوتے ہیں یہ صرف دو دن کی منسٹری ہے پھر جائیں گے کتنے منسٹر یہاں رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! عربی میں کہتے ہیں کہ۔۔عربی آدمی اپنے اوپر پوری دنیا ن کو قیاس کرتا ہے ہم انشاءاللہ ایسے منسٹر نہیں ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب! ہمیں آپ کے بارے میں بھی پتہ ہے اگر آپ کی بڑی صلاحیتیں ہیں تو اللہ کرے ہو جائیں ہمیں سب کچھ پتہ ہے کہ آپ کس طرح سیکرٹری صاحبان کو کہتے ہیں کہ خدا کے لئے یہ کام کر و یہ ہوتا رہتا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم کبھی کبھار غیر قانونی کام کرتے ہیں تو وہ سیکرٹری کرتے ہیں لیکن سیکرٹری کا یہ بتائیں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف سیکرٹری آئی جی یہ چاروں ڈیپارٹمنٹ ہیں ہمیشہ وہ کہتے ہیں کہ یہ چاروں ڈیپارٹمنٹ ہمارے ہو جائیں یہ شکر ہے چیف سیکرٹری ہمارے بلوچستان کا ہیں لیکن اکثر یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہوتا ہے۔ اور انہی کے تابع ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اوکے کچکول صاحب۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یہ چاروں صوبائی دارلحکومتیں ہیں اس میں جو ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا سیکرٹری شپ فوج والوں کو دیا گیا ہے اور فوج سے بریگیڈیئر لا کر لگا دیئے ہیں اور ہم جو یہاں بیٹھے ہیں نہ صرف بلوچستان کے لئے سب کے لئے بریگیڈیئر مقرر کر دیتے ہیں فوج کہتی ہے فوج اچھی طرح چلا سکتی ہے ہمیں ان کا پتہ ہے کیسے چلاتی ہے۔

جناب اسپیکر۔ عبدالمجید خان اچکزئی اپنا سوال نمبر 375 پکاریں۔

☆375 عبدالمجید خان اچکزئی۔ کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

حالیہ جمہوری دور حکومت 28 نومبر 2002 تا تا حال صوبہ میں گریڈ 1 تا 16 کے کل کسقدر ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں تمام بھرتی شدہ ملازمین کے نام، ولدیت، جائے سکونت، بمعہ تخصیص آسامی کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ۔ حالیہ جمہوری دور حکومت 28/نومبر 2002 تا تا حال صوبے میں گریڈ 1 تا 16 کے کل جس قدر ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں ان تمام بھرتی کنندہ ملازمین کی محکمہ وار تفصیل بمعہ نام، ولدیت، جائے سکونت، بمعہ تخصیص آسامی کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ محکمہ پولیس۔ تفصیل بمطابق (ضمیمہ الف)

2۔ محکمہ لیویز۔ تفصیل بمطابق (ضمیمہ ب)

3۔ محکمہ جیل خانہ جات۔ کوئی بھرتی نہیں کی گئی البتہ محکمہ امور داخلہ کے حکم بتاریخ 26-9-2003 کے تحت مسماۃ سکینہ بی بی زوجہ جمعہ خان سکنہ مچھ بولان کی (سکیل 5) میں عارضی طور پر انتہائی ضرورت کے تحت بحیثیت لیڈی وارڈر کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔ جو بعد میں آسامی کے مشتہر ہونے پر دوسرے امیدواروں کے ساتھ سلیکشن کمیٹی کے سامنے پیش ہوگی۔

4۔ محکمہ شہری دفاع۔ تفصیل بمطابق (ضمیمہ ج)

5۔ محکمہ اصلاح اسیران۔ کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

فہرست ملازمین جو 28-11-2002 تا حال محکمہ پولیس میں درج ذیل آسامیوں پر بھرتی ہوئے ہیں:۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	جائے سکونت	تخصیص آسامی	ضلع
1	محمد اشرف	محمد اکبر	کوئٹہ	اے ایس آئی	کوئٹہ
2	شوکت خان	مصری خان	ایضاً	ایضاً	ایضاً
3	عجب خان	محمد اکبر خان	ایضاً	ایضاً	ایضاً
4	عارف حسین	آغا گل درانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً
5	محمد الیاس	محمد اسحاق	ایضاً	ایضاً	ایضاً

6	افتخار احمد	نور محمد	ایضاً	ایضاً	ایضاً
7	سید محمد قسیم	سید محمد نسیم	قلعہ عبداللہ	ایضاً	ایضاً
8	محمد جمعہ	محمد رضا	کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
9	ظفر خان	نادر خان	ایضاً	ایضاً	ایضاً
10	عبدالناصر	عبدالرحمٰن	ایضاً	ایضاً	ایضاً
11	سخی محمد	نجم الدین	ایضاً	ایضاً	ایضاً
12	محمد سلیم	سید محمد	قلعہ سیف اللہ	ایضاً	ایضاً
13	سید شرف الدین	سید عبدالقدیر	قلعہ عبداللہ	ایضاً	ایضاً
14	محمد مختیار خان	جان محمد	موسیٰ خیل	ایضاً	ایضاً
15	سکندر شہزاد	علی احمد	کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
16	محمد ایاز	شیر علی	ژوب	ایضاً	ایضاً
17	محبوب احمد	منظور احمد	کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
18	احمد پاشا	ریاض احمد شیخ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
19	محمد یاسر علی	غلام عباس	لورالائی	ایضاً	ایضاً
20	راجہ شہزاد محمود	راجہ محمود اقبال	کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
21	رسول محمد	ملک شادی خان	ایضاً	ایضاً	ایضاً
22	دلاور خان	اختر محمد	لورالائی	ایضاً	ایضاً
23	یونس خان	داد محمد	قلعہ عبداللہ	ایضاً	ایضاً
24	عطاءاللہ	اللہ نور خان	پشین	ایضاً	ایضاً
25	عبدالمقیت	محمد عبدالقیوم	کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
26	سمیع جاوید	بشیر جاوید	لورالائی	ایضاً	ایضاً
27	عابد حسین شاہ	دلاور حسین شاہ	کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
28	احتشام الدین	نجم الدین ترین	پشین	ایضاً	ایضاً

29	عبدالحمید	محمد صادق	کوئٹہ	کانسٹیبل	ایضاً
30	محمد شیر	محمد خان	ایضاً	ایضاً	ایضاً
31	احمد جان	عبداللہ جان	ایضاً	ایضاً	ایضاً
32	احمد دین	غلام محمد	ایضاً	ایضاً	ایضاً
33	لطیف احمد	فقیر احمد	ایضاً	ایضاً	ایضاً
34	محمد امین	عزیز محمد	ایضاً	ایضاً	ایضاً
35	رضا گل	خیر محمد	ژوب	کلاس فور	ایضاً
36	محمد طارق	امام بخش	کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
37	عبدالمنان	جلاالدین	ایضاً	ایضاً	ایضاً
38	عبدالغفور	ملک داد	ایضاً	ایضاً	ایضاً
39	فیض محمد	محمد اسلم	ایضاً	ایضاً	ایضاً
40	محمد اقبال شاہ	عبدالوہاب	سبزل روڈ کوئٹہ	نائب قاصد	اسپیشل برانچ
41	ہدایت اللہ	نیاز اللہ غازی	جیل روڈ کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
42	محمد ایوب	محمد رحیم	پولیس لائن کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
43	محمد رفیق	محمد عمر	نچاری کوئٹہ	کلاس فور	ایضاً
44	عبدالرب	عبدالغفار	توبہ کاکڑی پشین	اے ایس آئی	پشین
45	حزب اللہ	فضل محمد	بابو محلّہ پشین	ایضاً	ایضاً
46	عثمان غنی	شیر محمد	کلی نیز زئی ژوب	ایضاً	ایضاً
47	حاجی محمد	حاجی شیر خان	سنزر خیل زمری موسیٰ خیل	ایضاً	ایضاً
48	محمد ناصر شاہ	سید محمد اخلاص	نیو ہزارہ محلّہ لورالائی	ایضاً	ایضاً
49	ریاض احمد	حاجی موسیٰ خان	عمر آباد کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
50	محبّ اسد	خالقداد	علمدار روڈ کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
51	محمد جاوید کامران	محمد عاشق بٹ	زرغون روڈ کوئٹہ	ایضاً	ایضاً

52	محمد اکرم	عبدالحکیم	ارباب غلام علی روڈ کوئٹہ	ایضاً	ایضاً
53	امیر محمد	جان محمد	وارڈ نمبر 7 کلی مچان پشین	کانسٹیبل	ایضاً
54	ثمینہ بی بی	یوسف مسیح	قلعہ سیف اللہ	خاکروب	قلعہ سیف اللہ
55	رحمت بی بی	محمد یوسف	ژوب	لیڈی ٹیچر	پولیس لائن ژوب
56	مکیش چند	رمیش چند	دکی	خاکروب	لورالائی
57	محمد شریف	دھنی بخش	سبی	کلاس فور	سبی
58	محمد اصغر	شکر خان	ایضاً	ایضاً	ایضاً
59	امین اللہ	شاہ بخش	ایضاً	ایضاً	ایضاً
60	اللہ ڈنہ	محمد یوسف	ایضاً	ایضاً	ایضاً
61	محمد اعظم	محمد امین	سبی	اے ایس آئی	ایضاً
62	محمد داؤد خان	محمد امین	ایضاً	ایضاً	ایضاً
63	روحیل بگٹی	غلام مصطفیٰ	ڈیرہ بگٹی	ایضاً	ایضاً
64	امر لعل	پرکاش	کلی در محمد سبی	خاکروب	ایضاً
65	شیر احمد	محمد جان	محلّہ مجید تحصیل مچھ	اے ایس آئی	نصیر آباد
66	محمد وسیم	محمد سلیم	بی اینڈ آر کالونی مچھ	ایضاً	ایضاً
67	اقبال احمد	شفیع محمد	شاہی بازار بھاگ	ایضاً	ایضاً
68	اسد اللہ	عبدالغفور	تحصیل مچھ	ایضاً	ایضاً
69	مختیار علی	الہند خان	جنگ دوست گنداخہ	کلاس فور	جعفر آباد
70	نصر اللہ	لعل محمد لُنڈ	عمر کوٹ روجھان جمالی	ایضاً	ایضاً
71	عبدالسلام	عبدالغنی	حیر دین	اے ایس آئی	ایضاً
72	عبدالحمید	عبدالغنی	صحبت پور	ایضاً	ایضاً
73	سدورو	محمد صالح	روجھان جمالی	ایضاً	ایضاً
74	شکیل احمد	عبدالحمید	اوستہ محمد	ایضاً	ایضاً

قلات	ایضاً	کلی پیر کانو مستونگ	عبدالصمد	عبدالقدوس	75
ایضاً	ایضاً	کمبیلا دشت مستونگ	عبدالغفور	عبدالسلام	76
ایضاً	ایضاً	چکول کلوزی مستونگ	حاجی محمد رفیق	شفیق الرحمٰن	77
ایضاً	ایضاً	شیخان مستونگ	علی احمد	شہزادا حمد	78
ایضاً	ایضاً	چتکان پنجگور	حاجی محمد عمر	عزیر الرحمٰن	79
گوادر	ایضاً	وارڈ نمبر 3 پسنی	سعید محمد	زاہد حسین	80
ایضاً	ایضاً	خدا آبادان پنجگور	محمد یعقوب	امید علی	81
ایضاً	کلاس فور	شیخ عمر وارڈ گوادر	فدا علی	جاوید فدا	82
ایضاً	ایضاً	اسماعیل وارڈ گوادر	رسول بخش	اصغر علی	83

محکمہ لیویز میں جمہوری دور حکومت 2002-11-28 سے لے کر اب تک جو ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

عہدہ	نام ولدیت	نمبر شمار
انٹیلیجنس آفیسر	خلیل اللہ ولد قاری عبدالغفار	1
ایضاً	محمد علی ولد محمد اسلم	2
ایضاً	محمد ایاز ولد شیر علی	3
ایضاً	خالد حسین ولد محمد حسین	4
ایضاً	عاصم نور الحسن ولد نور الحسن	5
ایضاً	اورنگزیب ولد قمر الدین	6
ایضاً	آصف خان غلزئی ولد مرتضٰی خان غلزئی	7
ایضاً	محمد یوسف ولد کریم بخش	8
ایضاً	محمد عابد خان ولد حاجی عبدالقادر	9
ایضاً	آصف حلیم ولد عبدالحلیم	10
ایضاً	خالد باقی ولد حاجی عبدالباقی	11

12	اللہ بخش ولد دین محمد	ایضاً
13	احمد سلطان ولد اعجاز احمد بزدار	ایضاً
14	محمد انور بادینی ولد واحد بخش	ایضاً
15	ضیاء الحق ولد فیض الحق	ایضاً
16	عمران رزاق ولد عبدالرزاق	ایضاً
17	محمد علی ولد گوہر خان	ایضاً
18	عبدالرزاق ولد حاجی پائیدین	ایضاً
19	عنایت اللہ ولد محمد امین	ایضاً
20	گل احمد ولد گلاب خان	ایضاً
21	اسرار احمد ولد رسول بخش	ایضاً
22	خواجہ محمد قیصر فاروق ولد محمد فاروق	انویسٹیگیشن آفیسر
23	عرفان علی ولد محمد گلزار	ایضاً
24	محمد قصیم ولد بور محمد	ایضاً
25	محمد علی ولد بہادر شاہ	ایضاً
26	بلال احمد ولد بشیر احمد	ایضاً
27	منظور احمد ولد عبدالحکیم	ایضاً
28	اویس گل ولد گل حسن	ایضاً
29	نصیب اللہ ولد بیگ محمد	ایضاً
30	اورنگزیب ولد محمد صادق	ایضاً
31	آصف علی ولد محمد عمر	ایضاً
32	محمد علی ولد شاداد	ایضاً
33	دوستین ولد عیسیٰ	ایضاً
34	کمال خان ولد محمد اعظم	ایضاً

35	محمد ہاشم ولد یار محمد	ایضاً
36	سید زاہد حسین شاہ ولد سید عبدالقدوس	ایضاً
37	عاطف سلیم ولد سلیم اختر عباسی	ایضاً
38	جاوید احمد ولد حضور بخش	ایضاً
39	عبدالعزیز ولد ہمت علی	ایضاً
40	عبدالحق ولد عبدالوہاب	ایضاً
41	جاوید احمد ولد لقمان علی	ایضاً
42	عبدالمالک ولد عبدالخالق درانی	ایضاً
43	آصف علی ولد خدا بخش	ایضاً
44	جمیل الرحمٰن ولد مولانا عبداللہ خلجی	ایضاً
45	محمد علی ولد یوسف علی	ایضاً
46	میر جمیل احمد ولد میر جمعہ خان	ایضاً
47	محراب خان ولد سردار خان	ایضاً
48	ارشاداللہ ولد مولوی جان محمد	ایضاً
49	عارف حسین ولد آغا گل درانی	ایضاً
50	عبدالرشید ولد حاجی علی محمد	ایضاً
51	چاکر ولد محمد حیات برق	ایضاً
52	خادم حسین ولد عبدالحمد	ایضاً
53	محمد نسیم ولد بور محمد	ایضاً
54	قمبر بلوچ ولد محمد اسماعیل	ایضاً
55	جمال خان ولد صالح محمد	ایضاً
56	عبدالعظم ولد ملک محمد غوث بخش	ایضاً
57	سید نزیر شاہ ولد عبدالوہاب شاہ	ایضاً

ایضاً	کلیم اللہ ولد عبدالعزیز	58
ایضاً	آصف راشد ولد عبدالرشید	59
ایضاً	عابد سلیم قریشی ولد محمد سلیم قریشی	60
ایضاً	مسعود احمد ولد ارباب عبدالعزیز	61
ایضاً	یحییٰ خان ولد غازی خان	62
ایضاً	کمال خان ولد باران خان	63
ایضاً	محمد شعیب ولد محمد انور	64
ایضاً	محمد نور ولد حبیب اللہ	65
ایضاً	خلیل الرحمان ولد علی احمد خان	66
ایضاً	نیک محمد ولد اختر محمد	67
ایضاً	عبدالجبار ولد ایچ۔محمد راشد	68
ایضاً	جلال الدین ولد سراج الدین	69
ایضاً	ایاز حیدر ولد غلام حیدر	70
ایضاً	عبدالجبار ولد حاجی غلام رسول	71
ایضاً	محمد سلیم ولد سعید خان	72
ایضاً	عطاءالحق ولد حبیب الرحمٰن	73
ایضاً	عطاءاللہ خان ولد اللہ نور	74
ایضاً	سیف اللہ کھیتران ولد حبیب اللہ	75
ایضاً	عبدالحفیظ ولد امیر بخش	76
ایضاً	منظور احمد ولد خدا بخش	77
ایضاً	امید علی ولد عطا محمد	78
ایضاً	اطہر رشید ولد عبدالرشید	79
ایضاً	محمد اختر ولد ایچ۔غلام حسین	80

ایضاً	ارشد مسعود ولد محمد انور	81
ایضاً	محمد معیم ولد عبدالروٗف	82
ایضاً	نسیم اقبال ولد لعل محمد	83
ایضاً	اشتیاق احمد ولد محمد احمد	84
ایضاً	محبوب حسن ولد غلام حسن	85
ایضاً	امام بخش ولد محمد یعقوب	86
ایضاً	محمد داوٗد ولد محمد جعفر	87
ایضاً	عبدالقیوم ولد عبدالصمد	88
ایضاً	محمد اسلم ولد محمد خان	89
ایضاً	خالد احمد ولد دین محمد	90
ایضاً	خلیل احمد ولد محمد حسن	91
ایضاً	علی جان ولد حاصل خان	92
ایضاً	خان زیب خان ولد محمد اعظم خان	93
ایضاً	محیب اللہ ولد سیف اللہ	94
ایضاً	محمد یوسف ولد عبدالقادر	95
ایضاً	محمد عدیل ولد راشد احمد	96
ایضاً	عبدالستار ولد عبدالرحمٰن	97
ایضاً	عبدالقیوم ولد ایچ۔ غلام جان	98
ایضاً	نور بخش ولد مراد بخش	99
ایضاً	بلوچ خان ولد سفر خان	100
ایضاً	خلیل احمد ولد خدائیداد خان	101
ایضاً	محمد رفیق ولد حمزہ	102
ایضاً	حبیب الرحمٰن ولد ایچ۔ محمد عمر	103

104	نور مصطفیٰ مگسی ولد در محمد	ایضاً
105	عبدالحفیظ ولد ہمت علی خان	ایضاً
106	جمیل احمد ولد شاہ محمد	ایضاً

اور یہ تمام افسر ابھی زیر تربیت ہیں۔

محکمہ شہری دفاع بلوچستان۔

حالیہ جمہوری دور حکومت 28/نومبر 2002 تا حال محکمہ شہر دفاع بلوچستان میں گریڈ 1 تا 16 کی کل دو آسامیاں پر ہوئیں جنکی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام آسامی	گریڈ	تعداد	نام/ولدیت ملازم	جائے سکونت	تخصیص آسامی ضلع وار
1	ٹیکنیشن بم ڈسپوزل	6	1	امجد علی ولد کرامت علی	کوئٹہ	کوئٹہ
2	جونیئر کلرک	5	1	مہدی حسن ولد حیدر علی	ایضاً	ایضاً

جناب اسپیکر۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب! میرا ضمنی سوال ہے کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ مسمات سکینہ بی بی زوجہ جمعہ خان مچھ بولان میں سکیل پانچ میں عارضی طور پر انتہائی ضرورت کے تحت انتہائی ضرورت کی تشریح کی جائے یہ انتہائی ضرورت کے کیا معنی ہے۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ) سردار صاحب! خواتین جو مچھ بولان میں قید ہیں تو ان کے لئے سٹاف کی ضرورت پڑتی ہے اس ضرورت کو بھی وہاں مدنظر رکھنا چاہیے۔ میں واضح کردوں کہ جو عارضی طور پر مسماۃ سکینہ بی بی زوجہ جمعہ خان کو وارڈن کے طور پر Appoint کیا گیا ہے یہ عارضی طور پر ہے اس کو لاسٹ ڈیٹ دی گئی ہے اشتہار اس پوسٹ کے حوالے سے دیا گیا ہے جتنی درخواستیں آئیں گی انشاء اللہ انٹرویو کی ڈیٹ ہوگی۔

جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر شمع اسحاق!

ڈاکٹر شمع اسحاق۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب مجھے بتائیں گے کہ حال ہی میں جو صوبے میں ایک سے سولہ تک کی جو آسامیاں پر کی گئی تھیں ان کا معیار کیا تھا اس کی

بنیاد کیا تھی۔

<u>میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ)</u> جو پوسٹیں گریڈ سولہ کی ہیں پولیس کے حوالے سے ابھی تک اے ایس آئی کی جو بھرتیاں ہوئی ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوئی ہیں۔ یہاں ہمیشہ دوستوں کا اعتراض رہا ہے کہ کمیشن کے ذریعے کروائے جائیں یہ پوری طرح تسلی کرلیں کہ یہ پوسٹیں کمیشن سے ہوئی ہیں اس میں جو درجہ چہارم دوئم جس طرح خاکروب کے ہیں نائب قاصد ہیں یہ ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی کے ذریعے ہوئی ہیں ان کے لئے ہمیشہ سے کمیٹی بنی ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جناب کچکول علی اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

☆<u>398 کچکول علی ایڈووکیٹ۔</u> کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان کانسٹیبلری میں حال ہی میں متعدد تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ تعیناتیاں کس کس پوسٹ پر اور کہاں کہاں ہوئی ہیں؟

(ب) مذکورہ آسامیوں کے لئے تعلیمی معیار کیا رکھا گیا تھا۔ نیز آسامیوں کی تعداد اور لگائے گئے اہلکاروں کے نام ولدیت، جائے سکونت کی مکمل تفصیل دی جائے؟

<u>وزیر داخلہ۔</u> (الف) یہ درست نہیں ہے کہ بلوچستان کوئٹہ کانسٹیبلری میں حال ہی میں متعدد تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ بمطابق صوبائی پولیس آفیسر بلوچستان کانسٹیبلری کی منظوری کے لئے تجاویز حکومت بلوچستان کو بحوالہ یاداشت نمبری17246-48 مورخہ 31/7/2003 بھجوائی گئی ہیں۔ جسکی منظوری آنا باقی ہے۔ لہذا بلوچستان کانسٹیبلری میں بھرتی منظوری کے بعد ہی ہوگی۔

(ب) جب آسامیاں منظور ہوں گی تو موجودہ قانون کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مروجہ معیار اور طریقہ کار کے مطابق بھرتی پر عمل درآمد شروع ہوگا۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی۔

<u>کچکول علی ایڈووکیٹ۔</u> جناب! یہ جو young minister اس کو ابھی تک پتہ نہیں ہے ان کے جواب پر اتفاق کرلیں گے اگر ان کے appointment ہوئے ہیں میرٹ کو مدنظر رکھ کر کیا جائے۔ لیکن جو دوسرے لیویز کے انوسٹیگیشن اور انٹیلجنس آفیسر ہیں وہ کمیشن کے ذریعے ہوئے ہیں اور اس کے لئے جو

کرائیٹیریا ہے جو پبلک سروس کمیشن رکھتی ہے یا جو پولیس ڈیپارٹمنٹ رکھتا ہے۔وہ ہے۔

جناب اسپیکر۔ صحیح ہے سردار صاحب آپ خواہ مخواہ بول رہے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب! ایڈیشنل سیکرٹری نے سکینہ بی بی کے کیس کے حوالے میں گڑبڑ کی تھی منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی نے مجھے یقین دلایا تھا کہ جب تحقیقات ہوں گی لکین اسکی تحقیقات آج تک نہیں ہوئی ہیں۔سکینہ بی بی جس سے تحفے تحائف لئے گئے تھے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! میں پچھلی دفعہ ان سے گزارش کی تھی کہ تحفے تحائف والا سلسلہ بالکل غلط ہے کسی کو غلط بھرتی نہیں کیا گیا میں ان کو سامنے بتادیا تھا پتہ نہیں ان کو سکینہ بی بی سے کیا لگاؤ ہے اس کا ہر وقت پوچھتے رہتے ہیں بات کچھ نہیں ہے منسٹر صاحب نے آپ کو صحیح جواب دے دیا ہے آپ خواہ مخواہ کاوہ نہ کریں۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی کچکول صاحب اپنا اگلا سوال نمبر پکاریں۔

☆418 کچکول علی ایڈووکیٹ۔ کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں بلوچستان کانسٹیبلری میں متعدد تعیناتیاں ہوئی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو تمام تعینات کردہ ملازمین کے نام بمعہ ولدیت، جائے سکونت، تعلیمی کوائف نیز تجربہ رکھنے کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ۔ یہ درست نہیں کہ بلوچستان کانسٹیبلری میں حال میں متعدد تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔ بمطابق صوبائی پولیس آفیسر بلوچستان کوئٹہ بلوچستان کانسٹیبلری کی منظوری کے لئے تجاویز حکومت بلوچستان کو بحوالہ یاداشت نمبری17246-48 مورخہ 31/7/2003 بھجوائی گئی ہیں۔ جس کی منظوری ابھی آنا باقی ہے۔لہذا بلوچستان کانسٹیبلری میں بھرتی منظوری کے بعد ہی شروع ہوگی۔

(ب) جب آسامیاں منظور ہوں گی تو موجودہ قانون کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مروجہ معیار اور طریقہ کار کے مطابق بھرتی پر عمل درآمد شروع ہوگا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ سر! یہ سارے اسی کے تسلسل سے ہے اسی طرح 423۔

جناب اسپیکر۔ مطلب یہ ہے کہ آپ مطمئین ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جی ہاں جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر۔ کچکول علی ابھی سوال نمبر 423 پکاریں۔

☆423 کچکول علی ایڈووکیٹ۔ کیا وزیر داخلہ ازارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

حال ہی میں بلوچستان کانسٹیبلری میں کل کسقدر اور کون کونسی آسامیاں پیدا کی گئی ہیں نیز ان آسامیوں کے لئے مطلوبہ تعلیمی کوائف کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر داخلہ۔ حال ہی میں بلوچستان کانسٹیبلری میں کسی قسم کی کوئی آسامیاں پیدا نہیں کی گئیں۔ بمطابق صوبائی پولیس آفیسر بلوچستان کوئٹہ بلوچستان کانسٹیبلری کی منظوری کے لئے تجاویز حکومت بلوچستان کو بحوالہ یاداشت نمبری 48-17246 مورخہ 31/17/2003 بھجوائی گئی ہیں۔ جس کی منظوری ابھی آنا باقی ہے۔ لہذا بلوچستان کانسٹیبلری میں بھرتی منظوری کے بعد ہی شروع ہوگی۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی اب جناب رحمت علی بلوچ صاحب اپنا question No پکاریں۔

☆459 رحمت علی بلوچ۔ کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس اور دیگر محکموں کے متعدد آفیسران نے امریکہ و دیگر ممالک سے بم ڈسپوزل ٹریننگ کی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ تربیت کنندگان کے نام بمعہ ولدیت، عہدہ، جائے تعیناتی، جائے سکونت اور لوکل رڈومیسائل کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ۔ (الف) محکمہ پولیس اور دیگر محکموں کے جن متعدد آفیسران نے امریکہ اور دیگر ممالک سے بم ڈسپوزل ٹریننگ حاصل کی ہے اسکی تفصیل درج ذیل ہیں۔

1۔ محکمہ پولیس۔ تفصیل بمطابق ضمیمہ (الف) درج ذیل ہے:۔

2۔ محکمہ جیل خانہ جات۔ لیویز ڈائریکٹوریٹ، محکمہ سول ڈیفنس اور محکمہ ریکلیمیشن و پروبیشن کے کسی بھی آفیسر نے امریکہ و دیگر ممالک سے بم ڈسپوزل کی ٹریننگ حاصل نہیں کی۔

فہرست پولیس آفیسران جنہوں نے بیرون ملک بم ڈسپوزل ٹریننگ حاصل کی:۔

نمبر شمار	نام ولدیت	عہدہ	عرصہ ٹریننگ	ملک موجودہ جائے تعیناتی	لوکل/ڈومیسائل
1	ریاض احمد ولد اللہ داد خان	DIG	28-09-87 to 09-10-87 Bomb search recognition isolation course	BRP کمانڈنٹ USA کوئٹہ	کوئٹہ
2	محمد حنیف مری ولد گل محمد	DSP	16-05-88 to 10-06-88 Bomb squad inspetor course	USA ڈی ایس پی اے ٹی ایف کوئٹہ۔	سبی

مندرجہ ذیل آفیسران نے بھی بیرون ملک میں بم ڈسپوزل ٹریننگ حاصل کی ہے۔ جو کہ پولیس سے ٹرانسفر یا ریٹائر ہو چکے ہیں۔

نمبرشمار	نام ولدیت	عہدہ	عرصہ ٹریننگ	ملک موجودہ جائے تعیناتی	لوکل رڈومیسائل
1	محمد نعیم کاکڑ ولد حاجی عبدالحکیم	SP	20-09-87 to 09-10-87 Bomb search recognition isolation course	USA ایس پی ریلوے کوئٹہ	قلعہ عبداللہ
2	دین محمد بروہی ولد بختیار خان	SP	16-11-87 to 18-12-87 Bomb disposal training	USA ریٹائرڈ	قلات

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

رحمت علی بلوچ۔ سر! اس میں سپلیمنٹری نہیں ہے۔

☆479 محمد نسیم خان ترپائی۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) موجودہ حکومت کے وجود میں آنے سے لے کر تا حال صوبے میں کتنے جرائم رجسٹرد ہوئے ہیں؟

(ب) رجسٹرڈ شدہ جرائمز کے خلاف حکومت نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ۔ (الف) موجودہ حکومت کے وجود میں آنے سے لے کر تا حال صوبے میں کل 6562 جرائم رجسٹرڈ ہوئے۔ جن میں A اور B ایریا دونوں شامل ہیں۔

(ب) رجسٹرڈ شدہ جرائم کے خلاف حکومت بلوچستان نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں گزشتہ سال کوئٹہ

میں مختلف مقامات میں جو بم دھماکے ہوۓ ان کی تفتیش زیرنگرانی ڈی آئی جی پولیس کوئٹہ اور جناب آئی جی صاحب کے تعاون سے سی آئی ڈی کرائم برانچ اور سی آئی اے کے سپرد ہوئی۔ جس میں تمام ایجنسیوں میں سنگین واقعات کی روک تھام کے لئے فرنٹیئر کور اور بی آر پی کے مامور کرنے پر اتفاق کیا۔ اور 24 گھنٹے پٹرولنگ کرنے کی ہدایت کی گئی اور حکومت بلوچستان نے شرپسند عناصروں کے مبلغ دس لاکھ روپے اطلاع دہندہ کا انعام مقرر کیا مزید یہ کہ 15 پلاٹوں FC پشاور کو بھی کوئٹہ شہر کے گردنواح میں تعینات کیا گیا ہے۔ روجھان جمالی میں جو بم دھماکے ہوئے انکی تفتیش مشترکہ طور پر جعفرآباد سی آئی ڈی بلوچستان اور کرائم برانچ نے کی مختلف مقامات پر خفیہ چوکیاں بنائی گئیں جن کی تعداد 12 ہے بی آر پی کے ملازمین کو گشت پر مامور کیا گیا جن میں سے کچھ جوان روجھان جمالی کی شمالی جانب کپاس مل پر تعینات ہیں تمام راستے جو روجھان جمالی وزیراعظم کے مہمان خانہ کو جاتے ہیں ان راستوں پر علاقے کی پولیس تعینات ہیں اور باہر کی جانب متعلقہ علاقوں کو تین حصوں میں تقسیم کر کے 9 عدد پولیس چوکیاں بنائی گئیں۔ پولیس موبائل جو اسلحہ سے لیس رہتی ہیں۔ 24 گھنٹے گشت پر مامور ہیں۔ ان کے علاوہ ایک پولیس آفیسر جس کا عہدہ DSP ہے کے ساتھ سول پارچات میں ملازمین مامور کئے ہیں۔ موجودہ تخریب کاری کی روک تھام کے لئے بلوچستان پولیس نے مندرجہ ذیل بڑے اقدامات کئے ہیں:۔

1۔ مساجد اور امام بارگاہوں پر پولیس کی مزید نفری 24 گھنٹے ڈیوٹی دے گی۔
2۔ نماز جمعہ کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔
3۔ اسپیشل برانچ کی نفری حساس مساجد اور امام بارگاہوں پر تعینات کی گئی ہیں۔
4۔ ایف سی بمعہ آرمڈ کو خطرناک / نازک احساس مقامات پر تعینات کی گئی ہیں۔
5۔ پہلی ریزور آرمڈ اور سیکنڈ آرمڈ بمعہ اینٹی رائٹ کار 24 گھنٹے دستیاب ہوگی۔
6۔ اے ٹی ایف کی اسپیشل موبائل ٹیم گشت کرتی رہے گی۔
7۔ تخریب کاروں کے متعلق خفیہ اطلاعات جمع کی جائیں گی۔
8۔ امن کمیٹی مساجد / امام بارگاہوں میں بنائی گئی ہے۔
9۔ سی آئی ڈی بلوچستان / اسپیشل برانچ بلوچستان کو دوبارہ منظم کیا گیا ہے۔

10۔ 150 بی آر پی کانسٹیبلان۔

11۔ پولیس تفتیشی آفیسران کی گروپ بندی کی گئی ہے جو کہ FIA کے ساتھ خصوصی تفتیش کریں گے۔

12۔ تمام انٹیلیجنس ایجنسیوں کے درمیان بہترین تعاون جاری رہے گا۔

اس کے علاوہ B ایریا میں ضلع وار نئے تھانے اور چوکیاں بنائی گئی ہیں۔ تاکہ جرائم پیشہ افراد کی بیخ کنی کی جائے اور اسکے لئے کمیونیکیشن سسٹم کو فعال بنایا گیا ہے اور حکومت بلوچستان نے ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کی لاگت سے نئے وائرلیس سیٹ خریدے ہوئے ہیں اور اس وقت ضلع سے ضلع اور ہیڈ کوارٹر سے چوبیس گھنٹے رابطہ رہتا ہے۔ حکومت بلوچستان نے دس کروڑ کا جدید اسلحہ جس میں کلاشنکوف، پستول اور لائٹ مشین گن شامل ہیں خریدے ہیں جس سے پورے صوبے کی لیویز فورس کو جدید اسلحے سے لیس کیا گیا ہے جرائم کی تفصیل بمطابق ضمیمہ (الف وب) مندرجہ ذیل ہے:۔

موجودہ حکومت کے وجود میں آنے سے لے کر تا حال صوبہ میں کرائمز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر شمار	اضلاع	رجسٹرڈ کیسز
1	کوئٹہ	2740
2	پشین	378
3	ژوب	222
4	لورالائی	301
5	سبی	388
6	نصیرآباد	218
7	جعفرآباد	778
8	قلات	200
9	خضدار	226

10	لسبیلہ	350
11	کیچ	330
12	گوادر	119
13	چاغی	98
	ٹوٹل	6348

موجودہ حکومت کے وجود میں آنے سے لے کرتا حال صوبے کے B ایریا میں جو جرائم رجسٹرڈ ہوئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر شمار	ضلع	چوری	اغوا	قتل اموات	گرفتاری	راکٹ فائرنگ	فائرنگ	سڑکوں کی بندش	زخمی	روڈ حادثات	کیس رجسٹرڈ
1	لسبیلہ	-	-	37	05	-	-	-	90	19	19
2	خضدار	02	21	17	-	-	10	01	49	10	22
3	قلات	-	01	03	-	-	-	01	-	01	02
4	آواران	01	-	01	06	-	01	-	02	-	02
5	پشین	-	-	07	15	-	04	-	25	05	10
6	کوئٹہ	-	01	06	06	03	-	-	18	04	08
7	قلعہ عبداللہ	01	-	14	13	-	10	03	29	05	17
8	زیارت	-	-	06	01	-	-	-	03	01	01
9	سبی	05	01	31	64	01	04	04	40	02	15
10	نصیرآباد	-	03	26	12	03	-	-	17	-	06
11	بولان	-	-	17	21	02	09	01	77	08	20
12	جھل مگسی	-	01	03	-	-	01	-	02	01	03
13	ڈیرہ بگٹی	-	-	03	02	-	02	03	02	-	05
14	ڈیرہ مراد جمالی	01	03	16	11	01	01	-	07	-	06
15	لورالائی	03	03	19	53	12	03	02	40	02	24
16	ژوب	-	02	01	19	-	01	-	06	-	03
17	موسیٰ خیل	-	-	-	04	-	-	-	02	01	02
18	قلعہ سیف اللہ	-	-	01	05	-	-	-	04	-	03
19	بارکھان	01	-	19	07	-	04	01	24	01	07
20	تربت	05	02	26	38	-	-	01	22	04	12

02	-	03	-	-	-	10	03	-	01	پنجگور	21
02	-	01	01	-	-	16	06	01	-	گوادر	22
30	16	43	06	03	-	126	31	02	06	چاغی	23
06	02	24	03	-	-	04	08	01	01	خاران	24
17	01	16	03	03	-	10	05	-	11	مستونگ	25
224	ٹوٹل رجسٹرڈ کیسز										

میر شعیب نوشیروانی۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی ہے؟

محمد نسیم خان ترینی۔ جناب والا !اس میں میں نے کرائمنر کی مکمل تعداد پوچھی ہے جس میں انہوں نے صرف 13 اضلاع کی A ایریا کی کرائمنر کی تعداد مجھے دی ہے باقی اضلاع کی A ایریا کی کرائمنر کی تعداد یہاں نہیں ہے جناب اسپیکر!انہوں نے 12 ایسے اقدامات بیان کئے ہیں کہ کرائمنر کے روکنے کے لیے 12 اقدامات کیے گئے ہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 12 اقدامات صرف کوئٹہ کے لئے کئے گئے ہیں یا باقی اضلاع کے لیے بھی ہیں جناب اسپیکر! تیسری سپلیمنٹری یہ ہے کہ قلعہ عبداللہ میں روزانہ A ایریا ہے وہاں پر کم سے کم 2 سے لیکر 7 تک ایسے کرائمنر ہوتے ہیں جہاں پر قاتل سر عام پھر رہے ہیں جہاں پر کلاشنکوف کی نمائش ہو رہی ہے وہاں پر نیشنل ہائی وے کے دو بڑے جمپ ہیں اس لیے بنایا ہے کہ وہاں پر اغوا ہو ڈکیتی ہو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جی نوشیروانی صاحب!

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ) جیسے میرے معزز دوست کا پہلا سوال تھا جو جرائم کے کیسز رجسٹرڈ ہوئے ہیں اس میں میرے خیال سے فگرز بتائی گئی اور اس میں یہ بھی بتا یا گیا ہے کہ اس میں A اور B دونوں ایریا شامل ہیں اس کے بعد جو انہوں نے سوال کیا ہے کہ کیا اقدامات کئے ہیں پورے بلوچستان میں یا صرف کوئٹہ میں تو میں اپنے دوست کو یہ بتا دوں کہ یہ جو حساس علاقے ہیں بلوچستان میں جہاں حالات خراب ہے وہاں پر یہ اقدامات جاری ہیں اور ان کے اوپر کام ہو رہا ہے ہمارے آئی جی صاحب اور ڈی آئی جی صاحب خود اس چیز کی نگرانی کر رہے ہیں اور انہی کی نگرانی میں یہ سارے کام ہو رہے ہیں

اس کے علاوہ کوئٹہ کے لیے جہاں اکثر بم دھماکے جہاں سے کرائے جارہے ہیں یا راکٹ جہاں سے فائر کیا جارہا ہے اس جگہ کے لیے نفری کی کچھ کمی تھی اور اسی حوالے سے فرنٹیئر سے کوئی 15 پلاٹون منگوائے گئے ہیں اور وہ وہاں تعینات ہیں وہ اپنا فرائض انجام دے رہے ہیں جناب اسپیکر! سوال ہے قلعہ عبداللہ کی میرے معزز دوست نے میری معلومات کے لیے اچھی بات کی اس کی میں رپورٹ منگوالونگا اور دیکھوں گا کہ واقعی حالات اسی طرح ہیں اگر اس پر ایکشن لیا گیا ہے اس کی بھی رپورٹ منگواؤں گا آپ کو مطمئن کرونگا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اجازت ہے پہلی بات یہ ہے کہ ہائی ویز پر سپیڈ بریکرز نہیں ہوا کرتے گورنمنٹ کو اسے ہٹانی چاہیے آپ کے توسط سے میں صوبائی گورنمنٹ سے کہہ رہا ہوں دوسری بات میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ صفحہ نمبر 22 پر جو انہوں نے لسٹ فرائم کی ہے کہ کوئٹہ میں کرائمز کی تعداد 2740 ہے اور صفحہ نمبر 23 پر کوئٹہ B ایریا میں کرائمز کی تعداد ہے اور جو ایف آئی آر درج ہوئی ہی 8 ہیں اور اب گورنمنٹ نے سارے کوئٹہ میں A ایریا میں تبدیل کر دیا ہے تو کس معیار کے مطابق۔

جناب اسپیکر۔ یہ تو فریش سوال ہے۔ محمد نسیم تریالئی اپنا سوال نمبر 493 دریافت کریں۔

☆493 محمد نسیم تریالئی۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) سال 1998 سے تا حال محکمہ میں رسالدار میجر، رسالدار، دفعہ دار، حوالدار اور لیویز سپاہی کی کل کسقدر آسامیاں منظور ہوئی ہیں؟

(ب) اب تک منظور کردہ اسامیوں پر کتنے لوگ تعینات ہوئے ہیں۔ نیز تعینات کردہ ملازمین کے نام ولدیت، جائے سکونت اور جائے تعیناتی نیز خالی آسامیوں کی تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ۔ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی سوال۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ) اس کا جواب تو نہیں دیا ہے اگر وہ ضمنی کریں تو میں ان کو جواب دے دوں گا رف فگر میں۔

لیویز میں جواب تک بھرتیاں ہوئی ہیں اس کی لسٹ انہوں نے مانگی ہے کہ ان کے نام ولدیت کہاں کہاں

سے belong کرتے ہیں تو وہ ابھی تک سولہ اضلاع کی ہمارے پاس آئی ہیں سولہ اضلاع میں جو ہمارے پاس creation posts تھیں وہ تیرہ چودہ سو۔ ان میں سے ایک ہزار بائیس پر appointments ہو چکی ہیں اور باقی 292 پر appointments ہونا باقی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ایک معلومات آپ سب کے لئے کہ ہم نے آج صبح اس سلسلے میں میٹنگ کی ہے چیف سیکرٹری اور سیکرٹری کو ہم نے اپنے چیمبر میں کال کیا تھا اس میں ہم نے انشاء اللہ طے کیا تھا کہ اسمبلی سیکریٹریٹ کو یہ coordinate کریں گے اور چیف سیکرٹری اس کا ذمہ دار ہوگا کہ ٹائم پر ہمیں جواب ملے اگر کوئی جواب لمبا ہوا اس کا ہمیں بتائے کہ ہمیں کتنا ٹائم چاہئے تاکہ دیر نہ ہو آج کے بعد یہ ذمہ داری چیف سیکرٹری نے لی ہے۔

محمد نسیم تریالئی۔ جناب! ان سوالوں کو چھ چھ مہینے ہو چکے ہیں۔ ایسا نہیں کہ دو دن میں یا پانچ دن میں آپ ان کی تاریخ نوٹ کریں۔

جناب اسپیکر۔ نسیم صاحب! یہ میٹنگ ہم نے کی ہے اور بہت کامیاب میٹنگ تھی اور چیف سیکرٹری نے مان لیا ہے۔ اور آئندہ یہ جو شکایت ہے اس میں کسی کو رعایت نہیں ملے گی۔

محمد نسیم تریالئی۔ جناب! اس کا جواب پھر کب دیا جائے گا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! آپ نے رولنگ دی اور ان کی میٹنگ تو کروادی ہے آج بھی جواب نہیں ہے۔ اور دیکھ لیں آج بھی آپ کی گیلری خالی پڑی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر۔ عبدالرحمٰن جمالی سے گزارش ہے کیونکہ یہ حکومت کا معاملہ ہے وہ ذرا ان کو پابند کر کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! جس کو رکوئیسٹ کرتے ہیں یہ خود پابندی نہیں کرتے ہیں یہ آپ کے سامنے ہے اور میں اس کی نشاندہی کروا رہا ہوں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جس دن جس ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہونگے ان کے سیکرٹری کو یہاں پر بیٹھنا بہت ہی لازمی ہے اس کے علاوہ لاسیکرٹری کو ہر وقت بیٹھنا پڑتا ہے ان کے پارلیمانی امور اور قانون کا مسئلہ ہوتا ہے جس ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہوتے ہیں ان کو ہر صورت میں یہاں بیٹھنا پڑتا ہے۔ اگر ہم سارے سیکرٹری کو خواہ مخواہ بلا کر یہاں بٹھائیں تو ان کا بھی ٹائم ضائع ہوتا ہے

جناب اسپیکر۔ رحیم صاحب! جس ڈیپارٹمنٹ کے سوالات ہوں تو وہ لازمی آتا ہے سیکرٹری یہ تو ہے وہاں بھی ہمارا کام چل رہا ہے اور ہم لوگ ادھر بیٹھے ہوئے ہیں ہم یہاں پورا دن لگاتے ہیں اور جس کے سوالات ہوں وہ سیکرٹری تو میں نے محسوس کیا ہے وہ اکثر آتے ہیں۔ او کے۔ محمد اکبر مینگل اپنا سوال نمبر 507 دریافت کریں۔

☆507 محمد اکبر مینگل۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوری 2003 تا حال بلوچستان پولیس نہ صرف صوبہ بلکہ ڈسٹرکٹ کوئٹہ میں بھی امن وامان کو برقرار رکھنے میں ناکام رہی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ پولیس کی ناکافی تعداد کی وجہ سے FC بلوچستان کانسٹیبلری سرحد کی خدمات حاصل کی گئی ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف وب) کا جواب اثبات میں ہے تو پولیس BRP اور FC پر اب تک آنے والے اخراجات کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر داخلہ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے کہ جنوری 2003 تا حال بلوچستان پولیس نہ صرف صوبہ بلکہ ڈسٹرکٹ کوئٹہ میں بھی امن ومان کو برقرار رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ بمطابق صوبائی پولیس آفیسر بلوچستان پولیس کوئٹہ بلوچستان پولیس نے اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے یکم جنوری 2003 تا 30 نومبر 2003 تک 1948 مقدمات جرم برخلاف جان درج رجسٹر ہوئے۔ جبکہ یکم جنوری 2002 تا 30 نومبر 2002 تک 1824 مقدمات جرم برخلاف جان درج رجسٹر ہوئے۔ جسکے موازنہ سے یہ بات سامنے آئی کہ 2002 میں 7% مقدمات زائد درج ہوئے جبکہ اسی عرصے کے دوران جرم برخلاف مال کے کل مقدمات سال 2003 میں 1105 درج ہوئے۔ اور سال 2002 میں کل 1176 مقدمات درج ہوئے جس سے واضح ہوا کہ جرائم برخلاف مال میں 6% کمی ہوئی۔

سال 2003 میں بلوچستان پولیس کی کارکردگی کے چند نمایاں پہلو۔

1۔ بین الصوبائی اغواء برائے تاوان کے گروہ کو مورخہ 13-7-2003 کو لسبیلہ پولیس نے گرفتار

کیااور بعدازاں ملزمان کوکراچی پولیس کے حوالے کیا گیا جوانہیں مختلف وارداتوں میں مطلوب تھے۔

2۔ چوری کی واردات کی مختلف مد میں 11 فیصد کمی ہوئی۔

3۔ ڈکیتی کی واردات کی مختلف مد میں 23 فیصد کمی ہوئی۔

4۔ لوٹ مار کی وارداتوں میں 10 فیصد کمی ہوئی۔

5۔ موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں میں 30 فیصد کمی ہوئی۔

6۔ گاڑیوں کی چھیننے کی وارداتوں میں 50 فیصد کمی ہوئی۔

7۔ گاڑیوں کی چوری کی وارداتوں میں 25 فیصد کمی ہوئی۔

8۔ جرم برخلاف مال میں 39 فیصد کمی ہوئی۔

(ب) جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے لیکن یہ بات درست ہے کہ پولیس کی ناکافی تعداد کی وجہ سے FC بلوچستان کوکسی بھی ضلع میں بلایا جاتا ہے اوراس سلسلے میں وفاقی حکومت سے عرصہ چھ ماہ کے لئے تیس پلاٹون فرنٹیئر کانسٹیبلری سرحد کی بھی درخواست کی گئی جن سے صرف 10 پلاٹون کوئٹہ پہنچ پائی ہیں۔جنہیں کوئٹہ کے مختلف حساس مقامات پرتعینات کیا گیا ہے۔

(ج) پولیس اور BRP پر ہر سال حکومت بلوچستان محکمہ مالیات کی طرف سے امن وامان کو برقرار رکھنے کے لئے دیئے گئے بجٹ کے مطابق اخراجات کئے جاتے ہیں۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیرداخلہ) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال۔

محمد اکبر مینگل ۔جناب! اس میں جو جواب دیا گیا ہے ایک تو یہ ہے کہ اس میں جو اماؤنٹ دیا گیا ہے 82.486 ملین کا جو پلاٹونز منگوائے گئے ہیں ایف سی کے تو یقیناً یہ جو پیسہ ہے وہ اس غریب صوبے کو ادا کرنا ہوگا اور ایک لسٹ دی گئی ہے جس میں ڈیرہ بگٹی کو claim a waited کیا گیا ہے ایک کروڑ ستترہ لاکھ جس کی رقم سات کروڑ روپے بنتی ہے کیا اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی نوشیروانی صاحب!

میر شعیب نوشیروانی (وزیرداخلہ) جناب اسپیکر! اس وقت جو بلوچستان کو جو سب سے بڑا درپیش مسئلہ ہے

وہ امن وامان کا ہے اور جیسے بے روزگاری ہے بھوک ہے افلاس ہے یہ پورے بلوچستان کا نہیں بلکہ پا کستان کا مسئلہ ہے بلکہ یہ دنیا میں مسئلہ چل رہا ہے لیکن امن وامان ایسا ہے اگر یہ نہ ہوتو ترقی بھی نہیں ہوسکتی ہے اچھی تعلیم اور اچھی صحت کچھ نہیں ہوسکتا ہے ایک مزدور ڈیلی ویجز پر کام کر کے سو روپے کما کر جو گھر جاتا ہے تو وہ دو چار گھنٹے سکون کی نیند چاہتا ہے اگر بدامنی ہوتو اس کا سکون بھی چلا جائے تو اس بندے کا پھر کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا ہمیں امن وامان اوپر کے لیویل سے لے کر نیچے تک سب کے لئے سوچنا ہے کوئی بھی اماؤنٹ پیسہ میرے خیال میں امن وامان کو قائم کرنے کے لئے خرچ کیا جائے وہ زیادہ نہیں ہے اگر اس سے امن امان قائم ہوسکے ہمارے ہاں ریزروفورسز لیویز کی کمی ہے ابھی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے فرنٹیئر کانسٹیبلری کے پندرہ پلاٹون ہم نے منگوائے وہ یہاں پر آئے جہاں میدا نیاں ہیں وہاں پر خاص سکواڈ ہیں جہاں پر فائر کئے جارہے ہیں اب وہاں تعینات ہیں اور کام کر رہے ہیں اور یہ رقم بلوچستان میں امن وامان کو قائم کرنے کے لئے خرچ کر رہی ہے اس کو ہم appreciate کریں اور اس کے لئے ہمیں چاہیئے اپنے تما م تر وسائل استعمال کریں وسائل سے مراد ہے اگر ہمارے ہاں سیاسی قوت طاقت ہوگی اس کو استعمال کریں گے فنانشلی ہمارے پاس طاقت ہوگی ہم اسے بھی استعمال کریں گے ہمیں ہر صورت میں امن وامان کو برقرار رکھنا ہے ہم کریں گے جیسے پہلے تمام ساتھیوں نے ہمیں سپورٹ کیا ہے ایک سلسلہ جیسے آپ ساتھیوں نے بلوچستان کے لئے چلایا ہے اور آئندہ بھی ہمارے ساتھ اسی طرح تعاون کرتے رہینگے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> اوکے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب اسپیکر! ضمنی یہ ہے کہ اس نے صفحہ آخیر میں لکھا ہے کہ چوبیس لاکھ اٹھاسٹھ ہزار روپے ان کا خرچہ انہوں نے گن کر لکھا ہے اور آپ صفحہ نمبر چار پر دیکھیں اس میں کوئٹہ، قلعہ عبداللہ، نصیر آباد، لورالائی، ژوب، سبی، بارکھان، کچھی ہے اس پر جو خرچہ ہوا ہے جناب اسپیکر! لکھا ہے ایک کروڑ سترہ لاکھ تین سوانیس اور جو فرق ہے چھ کروڑ سات لاکھ ستائیس ہزار۔ یہ جو پیسے ہیں اور انہوں نے ہماری صوبائی حکومت سے لے کر استعمال کئے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> جی نوشیروانی صاحب!

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ) یہ جو اماؤنٹ ان کو دی گئی ہے اس میں ملازمین کے salaries بھی ہیں regular allowances بھی ہیں جتنے بھی matter ہیں اس کے علاوہ جتنا بھی بلوچستان کا علاقہ ہوگا یہاں جغرافیائی لحاظ سے اور علاقے کے تناظر سے دیکھ لیں تو وہاں پر اسی طرح کی فورسز ہونگی حالات ہونگے اسی علاقے کی ضروریات اور علاقے کے مطابق ہونگی وہاں پر گاڑیوں کے اخراجات ہونگے پٹرولنگ کے بھی اخراجات ہونگے پورے اخراجات کا ایک difference رکھا گیا ہے اس میں انشاءاللہ کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ اضافی رقم نہ دی جائے جو زیادہ ہو جتنی بھی ضرورت ہے اسی طرح فکر کو برابر کرکے ضرورت کو پورا کیا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یہاں تمام چیزیں ڈیٹیل سے لکھ دی گئی ہیں ایسا نہیں ہے کہ کس مد میں کتنا خرچ کرنا ہے اس کے باوجود اس کا جو خرچہ ہے یہ ہے ایک کروڑ سات لاکھ ستائیس ہزار اکاسی روپے بچ رہے ہیں ۔صفحہ نمبر چار پر ہے ۔ آپ نے یہ لکھا ہے کہ یہ ہمارا خرچہ ہے detail in expenditure۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ) جناب اسپیکر! اس میں expenditure کے حوالے سے اس کی classification کی ہے اخراجات جو یہاں پر اضلاع وار لکھے گئے ہیں وضاحت کی گئی ہے۔ اور یہاں پر لکھا گیا ہے فرنٹیئر کانسٹیبلری صفحہ نمبر سات اس کی ساری کلاسیفکیشن دی گئی ہے کہ یہاں پر کیا کیا اخراجات ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اکبر مینگل صاحب ادھر بات کریں۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ) جناب! جس طرح رحیم زیارتوال صاحب فرما رہے ہیں میں نے ان کو کہا جس طرح سے علاقے ہیں اسی تناسب سے خرچ ہو رہے ہیں اس کی ڈیٹیل دی گئی ہے اور اب جو صفحہ سات پر ان کے جو باقی اخراجات ہیں وہ بھی دیے ہیں اب یہ فورس it is for the time being یہ permanent یہاں پر نہیں منگائی گئی ہے یہ ایک ایسا ادارہ ہے جس کو بارڈر کی حفاظت کے لئے اور امن وامان کے لئے یہ already functioning یہ جو پلاٹون منگوائی گئی ہیں یہ specifiic کام کے لئے ہیں اس کی specification ہو چکی ہے یہ کام ہو جائے جب امن وامان

برقرار ہوجائے۔

محمد اکبر مینگل۔ یہ آپ نے اگست میں منگوائی ہیں۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیرداخلہ) اس میں ڈیٹ لکھی ہوئی ہے۔

محمد اکبر مینگل۔ پانچ چھ مہینے ہو گئے ہیں اس میں کمی نہیں ہوئی ہے۔ آپ کے پیسے تو گئے صوبے میں بم دھماکے تو اسی طرح ہورہے ہیں۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیرداخلہ) جناب! میرے دوست نے جو بات کی ہے وہ جذبات کی حد تک تو صحیح ہے یہ پیسے جو خرچ ہوئے ہیں اس وجہ سے اب بلوچستان کے حالات کچھ حد تک stabilize ہو گئے ہیں یہ انکار نہیں کررہے ہیں چھوٹے موٹے دھماکے ہورہے ہیں۔ اللہ خیر کرے یہ بھی ختم ہوجائیں گے لیکن آپ چاہتے ہیں یہ بھی نہ ہو یہ اخراجات نہ ہو۔ compromise نہیں کرنا چاہیے Sir۔Provincial گورنمنٹ جوان کیلئے سب سے بڑا Challenge امن وامان ہے۔ ہمارے پاس جتنے Financial۔Resources ہونگے۔ ہم انشاء اللہ استعمال کرینگے رقم تو اتنی بڑی چیز نہیں ہے کسی کی جان سے زیادہ نہیں ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ یہ جو ایک کروڑ 17 لاکھ 40 ہزار۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں نوشیروانی صاحب آپ دفتر میں آئیں گے رحیم صاحب مطمئن نہیں ہورہے ہیں آپ بھی ذرا chek کریں اور ان کو بتادیں۔ اکبر مینگل آپ اپنا سوال نمبر 508 پکاریں۔

☆508 محمد اکبر مینگل۔ کیا وزیرداخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان کے قبائل پر مشتمل علاقوں کو یعنی B ایریا کو A ایریا میں مستقل طور پر ضم کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو B ایریا کو A ایریا بنانے پر کسقدر خرچہ آئے گا۔ نیز یہ خرچہ وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت برداشت کرے گی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیرداخلہ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے کہ بلوچستان کے قبائل پر مشتمل علاقوں کو یعنی B کو A ایریا میں مستقل طور پر ضم کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا ہے۔ درحقیقت یہ سب کچھ مرحلہ وار کیا جائے گا پہلے

مرحلے میں درج ذیل تین اضلاع کو B ایریا سے A ایریا میں تبدیل کرنے کا علیحدہ علیحدہ نوٹیفیکیشن محکمہ امور داخلہ قبائلی امور نے مورخہ 4 دسمبر 2003 کو جاری کیا:۔

1۔ضلع کوئٹہ 2۔ضلع نصیر آباد 3۔ضلع لسبیلہ

(ب) B ایریا کو A ایریا میں تبدیل کرنے کا تمام اخرجات وفاقی حکومت برداشت کرے گی جس کی تفصیل فی الفور موجود نہیں ہے۔

محمد اکبر مینگل۔ اس وقت ہمارے تین ڈسٹرکٹ کو بی ایریا میں شامل کیا گیا ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ چونکہ مولانا عبدالواسع صاحب اس وقت اسلام آباد میں ہیں ہم نے یہ قرارداد پیش کی انہوں نے کہا تھا کہ ہم مرکز سے بات کریں گے M M A والے دوست ان سے رابطہ کریں تاکہ ہمیں بتادیں۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ) جناب اسپیکر اس سلسلے میں P M اور President کی meeting ہو چکی ہے اور فیصلے بھی کیئے ہیں کہ بلوچستان کے مختلف اضلاع کو پانچ پانچ کرکے convert کرینگے A ایریاز میں، پہلے کوئٹہ نصیر آباد اور لسبیلہ اور اس کے علاوہ دو ڈسٹرکٹ ہیں۔ اس پر ابھی کام ہو رہا ہے۔ اس کا Notification ہوا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں نے ان کو فلور پر بتادیا ہے ان کے سوال کے جواب میں کہ B ایریا کوئٹہ کے 7۔crime انہوں نے درج کروائے تھے اور 2743 اس کے رہ جاتے ہیں۔ تو اس حوالے سے میری گزارش ہوگی کہ ہم سب مل کر یہ کام جو انہوں نے کیا ہے اس پہ اس حوالے سے بات کرینگے اور سامنے لائیں گے۔ کہ یہ صورت حال ہے اور اس صورت حال میں پولیس ایریا میں Crime کی تعداد یہ ہے۔ اور اس سے زیادہ ایریا لیویز کے پاس ہے۔

جناب اسپیکر۔ OK سردار اعظم موسیٰ خیل صاحب جواب سے مطمئن ہو۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ نہیں جناب! جناب اسپیکر! سوال نمبر 522۔

☆522 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا حکومت ضلع موسیٰ خیل میں ڈسٹرکٹ جیل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب)اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہےتو مذکورہ ڈسٹرکٹ جیل تعمیر کرنے کی منظوری کب تک متوقع ہے۔نیز اگر جواب نفی میں ہےتوجہ بتلائی جائے؟

وزیرجیل خانہ جات۔(الف)ابھی تک ضلع موسیٰ خیل میں ضلعی جیل کی تعمیر کے بارے میں کوئی تجویز زیر غورنہیں۔

(ب)ضلع موسیٰ خیل میں قیدیوں کی تعداد کم ہونے اور ضلع لورالائی میں ڈسٹرکٹ جیل نزدیک موجود ہونے کی وجہ سے ضلع موسیٰ خیل میں جیل کی تعمیر کی فی الحال ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

جناب اسپیکر۔جواب پڑا ہوا تصور کیا جائے۔

میرعبدالرحمٰن جمالی (وزیرایس اینڈ جی اے ڈی) آپ کو جیل بنانے کا خیال ہے۔تو آپ شکر کریں کہ ایک جگہ پر جیل نہیں ہے۔تو بہتر ہے آپ بھی اس میں ہونگے ہم بھی ہونگے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ہم سیاسی لوگ ہیں۔آپ نے مشرف صاحب کو لایا ہے یقیناً ہم جیل میں جائیں گے جناب اسپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جیسے M M Aوالے میرے حلقے میں کچھ دینے کو تیار نہیں ہیں یہ لکھا گیا ہے۔کہ موسیٰ خیل میں قیدیوں کی تعداد کم ہے۔جناب اسپیکر! موسیٰ خیل جب کوئی جرم ہوتا ہے۔وہاں پے آپ اس مجرم کو نہیں رکھیں گے۔تو تعداد کیسے بڑے گی آپ مجرموں کو پکڑ لیں پھر دیکھ لو تعداد گھٹتی ہے یا بڑھتی ہے۔

جناب اسپیکر۔دوسری ضمنی ہے۔

میرعبدالرحمٰن جمالی (وزیرایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! ان کو تو شُکر کرنا چاہیئے۔کہ جرم کی تعداد کم ہے۔اگر کوئی ہے تو وہ لورالائی پرانے جیل میں بھیج دینگے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔جناب اسپیکر! لورالائی موسیٰ خیل سے 125 میل کے فاصلے پر ہے۔

(شور شور مداخلت)

عاصم کُرد گیلو (وزیرمال) وہاں جرائم کے Production کم ہے۔جب جیل بھرے گا تو Production زیادہ ہوگی یہ جرائم بڑانا چاہتے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔وہاں مجرم کم ہیں یہ وہاں کی رویات کا کمال ہے حکومت کا کوئی کمال نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ Ok جناب عبدالرحیم زیارتوال Next سوال پکاریں۔

☆412 عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) صوبہ میں گندم کی ماہانہ ضرورت کسقدر رہی۔ نیز رعایتی نرخ پر صوبہ کی کن کن ملوں کو ماہانہ کتنی بوری گندم دی جاتی ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا عوام تک آٹا پہنچانے کے لئے کیا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو تفصیل دی جائے؟ بصورت دیگر وجہ بتلائی جائے؟

جناب اسپیکر۔ اس کا نیکسٹ اجلاس میں۔ جی!

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ عرض ہے اس کو اسی اجلاس میں رکھ دیں۔ تو وہ جواب لے آئیں گے وہ کردیں گے یہ تو جناب اسپیکر! بہت لمبا ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر۔ ہم کوشش کریں گے ابھی اس وقت لوڈ زیادہ ہے۔ اچھا سوال 413 کا جواب ہے اور اب جو لاسٹ تین سوالات ہیں ان کا جواب اگلے سیشن میں۔ جی!

مولانا عبدالباری حالانکہ ان کے سوالات کے جوابات چار دن پہلے آپ کے سیکرٹریٹ میں پہنچ چکے ہیں۔ آپ اپنے سیکرٹریٹ سے Contact کریں۔

جناب اسپیکر۔ جی مولانا نور محمد صاحب ان سوالات کے جوابات آپ نے نیکسٹ سیشن میں دینے ہیں اس کے لئے آپ کو اطلاع کردیں گے۔ رحیم صاحب اب آپ اس کو چھوڑیں۔ جوابات ابھی نہیں ہیں انشاءاللہ جب آئیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جب جناب! جوابات جمع ہیں آپ ان کو اسی سیشن میں کسی دن رکھ دیں۔

جناب اسپیکر۔ انتہائی لوڈ زیادہ ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جمع کردیئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اب کارروائی میں گنجائش نہیں ہے۔ بالکل ہر دن کے لئے الگ کارروائی ہے اور الگ الگ سوالات ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! میں پوائینٹ آف آرڈر پر گزارش کروں گا یہ جو سوالات کا وقفہ

ہے اس کو ڈیڑھ گھنٹہ کیا جائے اور وہ جو زیرو ہاور ہے وہ بھی آپ نے نہیں رکھا ہے۔ زیرو ہاور ہوتا ہے اس میں باقی موضوعات ہوتے ہیں اس پر بحث کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ہاں جو ہاؤس فیصلہ کرے گا ہمیں منظور ہے۔ کہ آپ لوگوں نے ٹائم بڑھانا ہے وہ آپ لے آئیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! میں آپ سے گزارش کروں اس کو سٹینڈنگ کمیٹی Recommend رکمنڈ کرتی ہے کہ زیرو ہاور بحال کیا جائے تو بحال کر دیں ورنہ اسی طریقے سے ہو۔ باقی ایک گھنٹہ چونکہ ایک روایت ہے۔

جناب اسپیکر۔ زیرو ہاور تو بحال ہے صرف میں آپ سے ایک مشورہ کرلوں کہ رکھوں یا نہ۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) اس میں جناب اسپیکر صاحب! پھر تکلیف آپ کو ہوگی ہمیں نہیں۔ یہ صاحبان بولتے جائیں گے ایک سے ایک بات نکلتی آئے گی غیر متعلقہ باتیں بھی نکل آتی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ایک اپیل میں کرتا ہوں رحیم صاحب! باقاعدہ اچھی سپیچز کریں ٹو دی پوائینٹ کریں ہم انہیں بالکل Appreciate کریں گے ان کی قرارداد یں ہم منظور کروانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم آپس میں دشمن نہیں بلکہ آپس میں بھائی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ زیرو ہاور کا تو کافی فائدہ ہے جو تحریک التوا ہیں ان سے جان چھوٹ جائے گی لیکن میں اس بات پر پریشان ہوں جب یہ شروع ہو جاتے ہیں میں سنبھالوں گا کیسے؟

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) میں یہی گزارش کر رہا ہوں جناب!

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! اس میں گزارش یہ ہے کہ اس کو ہم رکھ لیں گے اس میں جتنی بھی چیزیں رہ جاتی ہیں وہ آ جائیں گی۔ جہاں تک وزیر موصوف صاحب کی بات ہے ان کی بات سے بات نکلتی ہے ہم کوشش کریں گے اور ٹریژری بنچز والے بھی مختصر ہو ٹو دی پوائینٹ ہو اختصار کے ساتھ ہو جس سے سب خوش ہو جائیں۔

جناب اسپیکر۔ او کے حافظ صاحب کچھ فرمائیں گے؟

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) شکریہ جناب اسپیکر! آپ نے وقت دیا بات یہ ہے کہ ہم سوال کو مختصر کیا کریں جب ہم سوال کرتے ہیں اس کے پیچھے ایک لمبی تقریر ہوتی ہے۔ میرے خیال میں اگر سوال مختصر ہو۔ (مداخلت) میرے خیال میں مختصر وقت میں سوالات جوابات ہوں وہ جس کے متعلق سوالات ہوں وہ سوالات کے جوابات دے اور تیاری بھی کرے اس اجلاس میں کافی وقت ہے کافی عرصہ ہے اس میں سوالات بھی مکمل ہو سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ رول میں سوالات کی ترمیم آئے گی میں یہ بات نہیں کر رہا ہوں میں زیرو ہاور کی بات کر رہا ہوں اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) پھر تو زیرو ہاور آپ کے بس سے باہر ہوگا کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! پھر اسمبلی کو بند کر دیں گے گھر چلے جائیں گے پھر کچھ نہیں ہوگا ہم گھر میں ہونگے۔

جناب اسپیکر۔ میں اس چیز سے پریشان نہیں ہوتا ہوں اس سے پریشان ہوتا ہوں جو بغیر اجازت کے بولتے ہو کوئی جتنا بولے لیکن اجازت لے کر زیرو ہاور میں یہ ہے اگر کوئی ایسی بات چل گئی غیر ضروری اور طویل تو کیا ہوگا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل۔ جناب اسپیکر! آپ صرف یہ وعدہ کریں کہ آپ ہمیں بولنے کا موقع دیں گے آپ کی اجازت کے بغیر ہم نہیں بولیں گے۔

جناب اسپیکر۔ اوکے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب! جو ہم زیرو ہاور کا کہہ رہے ہیں یا جو آپ بات کر رہے ہیں کہ میں کیسے سنبھالوں گا اور آپ لوگ کیسے برتاؤ کریں گے تو جناب اسپیکر! اگر آج تک پہلی روایات نہیں رہی ہیں ایک دوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا ہے ایک دوسرے کے سوال کا یا تنقید کا ٹھیک جواب نہیں دیا ہے تو ہر جو یہاں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں ہر ایک اپنے گریباں میں دیکھے کوشش کرے میں اس سوال کا یا اس تنقید کا معقول سے معقول ترین جواب دوں لیکن یہ جو چیزیں ہیں جمہوری پارلیمانی ان کو آپ ان سے اس بنیاد پر خوف نہ کھائیں نہ ڈریں ان سے فلاں چیز نکلے گی یا تکرار ہو جائے گی بیچ میں کوشش ہم کریں

گے آپ کو یقین دلاتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ او کے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب! ہر چیز نیک نیتی سے ہوتی ہے اگر زیرو ہاور ایک اچھی روایت ہے پہلے ہوتا رہا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر میں آج بھی آپ سے یہ گزارش کروں کہ اگر اپنی تقاریر کو کنٹرول کر لیں ٹو دی پوائینٹ کریں اس پر ذاتی حملہ جات نہ ہوں اس کو ہم welcome کریں گے ایک اچھی تجویز ہے ہونی چاہئے (ڈیسک بجائے گئے) اور رحیم صاحب صبح ایک بلڈ پریشر کی گولی کھا کر آیا کریں وہ اس طرف دیکھتے ہیں تو ہمارے کافی بھائی ایم ایم اے والے بیٹھے ہیں پتہ نہیں تھوڑا سا کچھ ان کو ہو جاتا ہے روایت اسمبلی کی ضرور جاری رکھنی چاہئے جو کچھ کہنا چاہیں وہ کہیں مگر اسمبلی کا ایک ماحول ہوتا ہے decorum ہوتا ہے اس کے باہر نہ جائیں اور یہ کہ آپ کسی بڑے بزرگ کو گالیاں نکال رہے ہیں condumn کر رہے ہیں یہ اسمبلیوں میں نہیں ہوتا ہے point of view ضرور explain کریں میں گزارش کروں گا کبھی طنز و مزاح ہو کبھی پھل جھڑیاں ہوں۔ یہ ایسے لگتا ہے کہ سب خشکابے سے آئے ہوئے ہیں تو ڑا ہنسی مذاق ہوتا ہے پرسنل نہ ہو اس میں آپ ذرا اچھا ماحول creat کریں اس لحاظ سے میں کہتا ہوں کہ زیرو ہاور میں ہمیں کوئی قباحت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔ تو اگلے اجلاس میں آدھ گھنٹہ سوالات کے بعد۔ کیا یہ کارروائی کے بعد ہو۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) زیرو ہاور آخیر میں ہوتا ہے جس نے نہیں سننا ہوتا ہے وہ ویسے ہی چلا جاتا ہے پھر اکیلا بیٹھے ہونگے۔

مولانا عبدالباری جناب! یہ زیرو ہاور فاتحہ کی طرح ہوتا ہے فاتحہ کھانے کے بعد ہوتا ہے یہ آخیر میں ہو۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے زیرو ہاور daily آخیر میں ہوگا۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) ایک اور گزارش کروں گا کہ جناب! تمام منسٹر صاحبان کو بلاوا آیا ہے ایرپورٹ پر۔ وزیر اعظم صاحب تشریف لا رہے ہیں پھر آپ نے بھی چلنا ہوگا اسکا خیال ہو۔

جناب اسپیکر ۔ٹھیک ہے اب انشاء اللہ ایک بجے تک چلاتے ہیں ۔اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواست پیش کریں اگر کوئی ہو۔

رخصت کی درخواستیں

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی) معزز ممبر شفیق احمد خان فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب تشریف لے گئے ہیں ممبر موصوف نے آج سے بقیہ اجلاسوں سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی۔ قائد ایوان جام محمد یوسف سرکاری مصروفیت کی وجہ سے آج کے اجلاس سے عدم موجودگی کی اطلاع دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی۔ محترم وزیر مولانا عطاء اللہ صاحب سرکاری مصروفیت کی وجہ سے قلات گئے ہیں آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی۔ وزیر موصوف محترمہ پروین مگسی صاحبہ کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئی ہیں آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سیکرٹری اسمبلی۔ معزز وزیر مطیع اللہ آغا اہم ذاتی کام کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا مذکورہ سب درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

شاہ زمان رند۔ جناب اسپیکر! میں پوائینٹ آف آرڈر پر ہوں یہ جو دو اجلاسوں میں متواتر دیکھ رہا ہوں یہ پتہ نہیں آپ کے اسمبلی والوں کی غفلت ہے یا رولز میں ہے یا نہیں یہ باقاعدہ پارٹیوں کے پیڈ پر تحریک التوا تحریک استحقاق وغیرہ آجاتے ہیں کیا رول اس کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟

جناب اسپیکر ۔ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ اوکے۔ محمد نسیم تریالئی اپنی تحریک استحقاق نمبر 27 پیش کریں۔

محمد نسیم تریالئی۔ میں اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 55 کے تحت ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ مورخہ 18 ستمبر 2003 کے اجلاس میں پیش شدہ میرے سوال نمبر 220 کے جواب میں حکومت نے قلعہ عبداللہ کراس تا اورنگزئی روڈ پر مختلف خراب کاذبوں کی مرمت سال 04-2003 کے دوران تعمیر کرنے کا وعدہ کیا ہے (کاپی منسلک ہے) مگر مذکورہ کاذبوں پر عرصہ دراز گزرنے کے باوجود تاحال کوئی کام اور مرمت نہیں ہوئی جس سے عوام کو گوناگوں مشکلات کا

سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایوان میں تحریری وعدے پر عملدرآمد نہیں ہوتا تو ایوان سے باہر حکومتی کارکردگی کیونکر ممکن ہوتی ہے جس سے اس ایوان کا تقدس پامال ہوتا ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ مورخہ 18 ستمبر 2003 کے اجلاس میں پیش شدہ میرے سوال نمبر 220 کے جواب میں حکومت نے قلعہ عبداللہ کراس تا اورنگزئی روڈ پر مختلف خراب کاذبوں کی مرمت سال 04-2003 کے دوران تعمیر کرنے کا وعدہ کیا ہے (کاپی منسلک ہے) مگر مذکورہ کاذبوں پر عرصہ دراز گزرنے کے باوجود تاحال کوئی کام اور مرمت نہیں ہوئی جس سے عوام کو گوناگوں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایوان میں تحریری وعدے پر عملدرآمد نہیں ہوتا تو ایوان سے باہر حکومتی کارکردگی کیونکر ممکن ہوتی ہے جس سے اس ایوان کا تقدس پامال ہوتا ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔ جی اسکی ایڈمس ایبلٹی پہ مختصراً آپ بولیں۔

محمد نسیم ترائلئی۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ استحقاق میں نے پیش کیا تھا کہ 18 ستمبر کو تقریباً پانچ مہینے گزر گئے ہیں لیکن معمولی کام بھی وعدے کے باوجود مکمل نہیں ہوتا تو باقی کام کو تو چھوڑیں۔ ہمارے جو اور بہت سے کام تھے جو گورنمنٹ نے وعدے کی مثال پی ایس ڈی پی کے حوالے سے بھی ہے اور بھی بہت سے کام ہیں مگر اس پہ آج تک کوئی وعدہ نہیں ہوا۔ یہاں پہ وزراء صاحبان وعدے تو کر لیتے ہیں۔ سوال سے جان تو چھڑا لیتے ہیں پھر دو تین مہینے کے بعد وہی کام وہیں کے وہیں رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھول جاتے ہیں۔ وعدے ہم نے اپنی ذات کے لئے نہیں کئے ہیں کہ میرا فلاناں ذاتی کام ہے فلاناں ہے یہ کردیں۔ مگر عوام کی خاطر، ایک روڈ ہے زیادہ سے زیادہ دو تین کاذبیں ہیں جہاں پہ عوام کے لئے بہت زیادہ مشکلات ہیں۔ ایک مریض کا وہاں سے گزرنا ہوتا ہے تو وہ کچے راستے میں ہسپتال تک پہنچتے پہنچتے اُسکی حالت اور خراب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عوامی مسئلے جو یہ روڈ جس پر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کا گزر ہے ٹرانسپورٹ ہیں مگر حکومت اس پر توجہ نہیں دیتی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ جو وعدہ کرلے اُسکو ضرور نبھائے۔ یا تو یہاں پہ وعدے نہ کرے۔ صرف پہلے ہمیں یہ کہہ دیں کہ میں نے اِس سوال کے جواب سے جان چھڑانی ہے اور کچھ نہیں ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا

جس منسٹر نے یہ وعدہ کیا ہے اُسکوتو resign دینا چاہیئے ۔شکریہ جناب ۔

جناب اسپیکر ۔جی !

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) جناب اسپیکر ! جناب نسیم تریالئی صاحب کی خدمت میں ایک گزارش کروں گا بات اُسکی حقیقت پر مبنی ہے کہ وہ جو وعدہ کرتا ہے اُسکو نبھانا چاہیئے اور اسلامی اور ہمارے بلوچستان کی روایت بھی یہی ہے کہ جو بھی انسان پھر بحیثیت مسلمان وعدہ کرے تو اُسکو اپنے ممکن وسائل کو بروئے کار لا کے اُس وعدے کو پورا کریں ۔ جناب ! ہمارے منسٹر صاحب جسکے ساتھ اِس مسئلے کا تعلق ہے آغا فیصل صاحب وہ آج غیر حاضر ہے تو انشاء اللہ میں جناب نسیم تریالئی صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ مِل کے کیونکہ میرا ابھی اسی ڈسٹرکٹ سے تعلق ہے مفاد عامہ کا مسئلہ ہے ۔منسٹر کے پاس جائیں گے سیکرٹری کے پاس جائیں گے جہاں بھی ہوں انشاء اللہ یہ مسئلہ حل کرائیں گے ۔اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے دو تین کاذبوں کا مسئلہ ہے ۔اتنی amount بھی اِس پہ نہیں آتی ہے انشاء اللہ یہ مسئلہ حل ہوجائے گا ۔جب بھی آپ چاہیں ۔

محمد نسیم تریالئی ۔ایک مہینے میں ہوجائے گا ۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) پرسوں ہوجائے گا پرسوں آجائیں ۔

جناب اسپیکر ۔ok ۔مہربانی ۔حکومت کی طرف سے مضبوط یقین دہانی پر تحریک نمٹائی جاتی ہے ۔اب مولانا حسین احمد شرودی صاحب ،مولانا عطاء اللہ صاحب اور مولانا فیض محمد صاحب میں سے اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 38 پیش کریں ۔اگر مولانا صاحبان ہم اگر request کریں آپ مانیں گے؟ اگر آپ اسکو واپس کردیں ۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) آپ محرکین کو تو بولنے دیں کہ مسئلہ کیا پیش ہوا ہے آپ فوراً کیوں معذرت کرتے ہیں ۔

جناب اسپیکر ۔ نہیں میں نے خود دیا ہے ۔نہیں میں نے request کا حکم نہیں کیا ۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) ہمیں موقع دیا جائے ۔

جناب اسپیکر ۔ نہیں ایک منٹ مولانا صاحب اگر یہ پیش ہوگیا تو پھر واپس نہیں ہوسکے گا ابھی تک آپ

نے پیش نہیں کیا۔ اِدھر آپ با قاعدہ پڑھیں گے تو میں پڑھوں گا تو پھر یہ ایوان کی property بن جائے گی۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) پیش کرنا چاہتا ہوں اور بحث کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ نہیں اگر میں request کروں۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) آپ کے حکم کی تعمیل مجھ پر لازم ہے۔

جناب اسپیکر۔ حکم نہیں ہے request ہے۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) ویسے آپ نے اپوزیشن کو سر پہ چڑھایا ہے۔

جناب اسپیکر۔ میں ان کی طرف سے۔۔۔۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) یہ ایک سال سے ہمیں سُنا رہے ہیں جب میں اُٹھ گیا ہوں میدان میں تو آپ درمیان میں آ گئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ نہیں۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) آپ ایک ذمہ داری قبول کیجئے۔ یا پھر یہ معذرت کر لیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں؟

جناب اسپیکر۔ اگر یہ معذرت نہیں کریں گے تو میں کروں گا معذرت آپ لوگوں کی طرف سے (اپوزیشن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا)؟

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات) ہماری پگڑی اُچھالی گئی ہے۔

جناب اسپیکر۔ok۔ اگر آپ معذرت۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ معذرت کریں ٹھیک ہے اگر آپ نہیں کرتے ہیں تو میں آپ کی طرف سے معذرت کروں گا۔ یہ جو تحریک استحقاق لائی ہے میں کہتا ہوں کہ یہ واپس لے لیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ ۔ یہ لانا چاہتے ہیں ہم تو خوش ہیں کہ جو ہمارے دوست کو وزیر موصوف صاحب کو یا ہمارے وزراء صاحبان کو ہماری طرف سے، ہم نے کوئی ایسی بات کہی ہو۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ اب مسئلہ یہ ہے آپ جب تحریک استحقاق لاتے ہیں تو میں یہ اکثر کچھ معذرت یا کچھ وہ

کرتے ہیں ۔ ابھی اپوزیشن کو تو میں نہیں کہہ سکتا ہوں ۔ میں اِنکو پھر request کرتا ہوں کہ آپ اسکو واپس کر دیں لیکن ہاں اخلاقی طور پہ اگر آپ اِسکو بولیں کہ اگر ہم سے الفاظ میں کوئی غلطی ہوئی ہمیں معذرت ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ ۔ جناب اسپیکر صاحب! کوئی غلطی نہیں کی ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ ۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم یہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن کی طرف سے جو غیر شائستہ زبان استعمال کی گئی ہے ۔ اور تو یہ الفاظ ہیں مبہم وہ کونسے الفاظ تھے خدانخواستہ وہ غیر شائستہ تھے ؟ بات یہ ہے کہ۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ پشتو میں ایک کہاوت مشہور ہے (پشتو کی کہاوت کہی)۔ میں request انکو بھی کرتا۔

کچکول علی ایڈووکیٹ ۔ دیکھیں جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ حکومت کا اگر استحقاق مجروح ہو جائے تو میرے خیال میں یہ ایک انوکھی چیز ہو گی ۔ اسکو withdraw کریں میرے خیال میں یہ ridiculous ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ اگر آپ لوگ معذرت نہیں کرتے ہیں تو میں کرتا ہوں۔۔۔۔(مداخلت)

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر! مجھے ایک منٹ ۔ آپ غصہ نہ کھائیں ۔ جناب اسپیکر! صرف یہ تصور غلط ہے کہ صرف اپوزیشن کا استحقاق مجروح ہوتا ہے ہم بھی انسان ہیں ہم بھی ممبر ہیں ہمارا بھی استحقاق مجروح ہو سکتا ہے ۔ چھوٹی سی بات ہے اس پہ میں مولانا صاحب سے بھی گزارش کروں گا جناب زیارتوال صاحب سے بھی کہ انکا دِل دُکھا ہے تو یہ چیز لائی ہے۔ اگر وہ کہہ رہے ہیں اگر ہم نے نادانستہ طور پہ غیر ارادی طور پہ یہ الفاظ استعمال کئے ہیں وہ واپس لے لیں اور کہیں کہ ہمیں معاف کر دیں۔ بس بات ختم ہے۔۔۔(مداخلت)

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ ۔ جناب اسپیکر! 24دسمبر 2003 کو جو ہوا جناب اسپیکر! چیف آف آرمی اسٹاف۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ no۔ ابھی آپ اُس point کو چھوڑیں ابھی فی الحال اس بات پہ۔۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ ۔ اُس بات کو اگر چھوڑیں۔۔۔۔ہم نے بات نہیں کی ہے۔ اسکے علاوہ ہم

نے کچھ نہیں کہا ہے۔صرف ایک ڈکٹیٹر کو پاکستان کے بائیس گریڈ کے ملازم کو اُسکو آئینی تحفظ دیا ہے اُس پہ ہم نے بات کی ہے ۔اگر آپ کے احساسات مجروح ہوئے ہیں تو ہم یہ بات پھر بھی کریں گے جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر۔no no. وہ بات نہیں ہے۔۔۔۔(مداخلت)

حافظ حسین احمد شرودی(وزیر بلدیات) نہیں سمجھے گا۔

جناب اسپیکر۔حافظ صاحب! آپ بیٹھیں ۔اعظم خان آپ بیٹھیں (ڈیسک بجائے گئے) عبدالرحیم صاحب آپ سُنیں کبھی ہماری بھی سُنیں ۔ ہر وقت آپ بولتے ہو۔ میں کہتا ہوں کہ وہ جو آپ نے بات کی ہے وہ آپ کا حق ہے۔ جو آپ کا سیاسی فکر ہے۔لیکن اِن کو دُکھ ہوا ہے آپ کے ذاتی حملوں سے اُسکے حوالے سے اُنہوں نے جو تحریک استحقاق۔۔۔اب میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق آ جائے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ذاتی حملے نہیں کیئے ہیں جیسا کہ میرے دوستوں نے کہا ہے میں ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ معذرت چاہتا ہوں اُس پہ۔ایسی کوئی بات نہیں ہے ذاتی طور پہ ہم کرنا بھی نہیں چاہتے ہیں۔یہ اچھی روایت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔مولانا صاحب کھڑے ہوکر تحریک واپس کردیں۔شرودی صاحب۔

حافظ حسین احمد شرودی(وزیر بلدیات)واپس لیتے ہیں جی آپ کے حکم پر۔

جناب اسپیکر۔ تحریک واپس ہوئی ۔اب جناب عبدالرحیم زیارتوال صاحب اپنی تحریک التواء نمبر 74 پیش کریں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ میں اسمبلی کے قواعد وانضباطِ کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔تحریک یہ ہے کہ گزشتہ دس دنوں سے ڈاکٹر عبدالرزاق ابڑو کے بیٹے کو دن دھاڑے ضلع بولان سے اغوا کیا گیا تھا لیکن تاحال نہ بچہ بازیاب ہوسکا ہے اور نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔جواں سال بیٹے کے غم میں انکے والدین اور خاندان انتہائی پریشان ہیں (اخباری تراشہ منسلک ہے)۔لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور بنیادی مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے گزشتہ دس دنوں سے ڈاکٹر عبدالرزاق ابڑو کے بیٹے کو دن

دھاڑے ضلع بولان سے اغوا کیا گیا تھا لیکن تا حال نہ بچہ بازیاب ہو سکا ہے اور نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ جواں سال بیٹے کے غم میں انکے والدین اور خاندان انتہائی پریشان ہیں (اخباری تراشہ منسلک ہے)۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور بنیادی مسئلہ پر بحث کی جائے۔ جی اسکی ایڈمس ایبلٹی پہ آپ بولیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! یہ جو واقعہ ہے بچے کے اغوا کا اس کا تعلق لاء اینڈ آرڈر سے ہے۔ اور لاء اینڈ آرڈر کی جو صورت حال ہے بعض علاقوں میں جس کے بارے میں اگر میں ان کے لئے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال بھی کروں تو شاید درست ہو۔ ان علاقوں میں ایسے لوگوں کی وجہ سے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ درپیش ہے لیکن ان کی سزا وفاقی گورنمنٹ اور ہماری صوبائی کابینہ پورے صوبے کو دے رہے ہیں۔ ان علاقوں میں اگر آپ جائینگے وہاں criminal لوگ ہیں جہاں وہ کرائمز کرتے رہتے ہیں۔ ژوب، قلعہ سیف اللہ، لورالائی میں با قاعدہ ان کے گروپس بنیں ہوئے ہیں اور یہ کرائمز کرتے ہیں اسی طرح کوئٹہ میں بھی ان کے باقاعدہ گروپ موجود ہے۔ اور یہ کرائمز کرتے ہیں اور ان کے کرائمز کی بنیاد پر تمام صوبے کو پولیس ایریا ڈیکلیئر declare کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کرائمز پر قابو پالیں گے مسئلہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ جس بچے کو اغوا کیا گیا ہے اس کا نہ کوئی مقصد ہے اور نہ اس نے کوئی گناہ کیا ہے اس کے والدین اور خاندان کے لوگ اس کے لئے کتنے پریشان ہونگے۔ اس کا درد تو کوئی بچے والا ہی محسوس کریگا۔ لیکن اتنے دن گزرنے کے باوجود ہمارے لاء اینڈ آرڈر کے ایجنسیوں سے متعلق جتنے بھی ادارے ہیں کسی کو بھی اس کی پرواہ نہیں۔ کیونکہ ابھی تک نہ اس کا کھوج لگایا ہے۔ اگر اسکے خاندان والوں سے آپ پوچھ لیں تو وہ آپ کو خود بتا دیں گے کہ فلاں شخص نے ہمارے ساتھ یہ واقعہ کیا ہے۔ بہر حال جس نے بھی کیا ہے یہ ایک انسانی مسئلہ ہے چھوٹا سا بچہ ہے معلوم نہیں کس حال میں ہوگا۔ خاندان والوں کے لئے ایک معنی میں مر چکا ہے۔ تو جناب اسپیکر! اس پر آپ کی توجہ چاہتے ہیں چیف منسٹر صاحب بھی ایوان میں موجود ہیں۔ متعلقہ خاندان سے رابطہ کیا جائے ان سے پوچھا جائے کہ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے بچے کو اغوا کیا ہے۔ خدارا اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کریں۔

جناب اسپیکر۔ نوشیروانی صاحب!

میرشعیب نوشیروانی (وزیرداخلہ) جناب اسپیکر! جہاں تک عبدالرزاق ابڑوصاحب کے بچے کا واقعہ ہے انتہائی دل سوز واقعہ ہے جس طرح رحیم صاحب کو اس پردکھ تکلیف ہے اسی طرح ذاتی طور پر مجھے بھی اس پردکھ ہے۔ہم اس مسئلے کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی کوشش کریں گے۔پچھلی کابینہ کے اجلاس میں بھی یہ مسئلہ discuss ہوا۔ٹھوس اقدامات اٹھانے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔میں رحیم سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں ایک موقع دیا جائے۔ہم متعلقہ ادارے کے ذمہ دار لوگوں کو ان کے لواحقین کے گھر بھیجوادیتے ہیں تاکہ ان سے معلومات حاصل کریں کہ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے بچے کو اغوا کیا ہے ان سے کسی قسم کی نرمی نہیں برتی جائیگی۔

جناب اسپیکر۔ عاصم کردصاحب!

میرمحمد عاصم کردگیلو(وزیرمال) جناب اسپیکر! شکریہ یہ جوتحریک ہمارے معزز رکن نے پیش کی ہے دراصل یہ میرے حلقے کا مسئلہ ہے اس کے بارے میں معزز رکن کو بتادوں کہ ہم نے اس میں کافی دلچسپی لی ہے ۔اور یہ حقیقت ہے کہ بچہ اغوا ہوا ہے ان کے والدین وغیرہ ہمارے ووٹر ہیں ان سے کئی مرتبہ ملاقات ہوئی اوران کو یقین دہانی کرائی گئی ہے۔کہ ہمارے جتنے بھی وسائل ہیں ان کو بروے کارلاکر بچے کو برآمد کریں گے۔میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب بھی اس میں ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں۔ واقعہ دل سوز ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے واقعہ میں ملوث افراد کے ساتھ کوئی نرمی نہیں کی جائیگی خواہ میرا بھائی کیوں نہ ہو۔

جناب کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! اس جیسا سنگین مسئلہ ہے جیسا کہ ہمارے ہوم منسٹر صاحب بھی نئے ہیں کروڑوں روپے لاءاینڈ آرڈر پرخرچ ہورہے ہیں اور وزیرموصوف نے کہا کہ کابینہ کی میٹنگ میں بھی یہ مسئلہ ڈسکس ہوا ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں اسطرح کے مسئلے ہوتے رہتے ہیں اور جو ایجنسیاں ہیں یہ خودان کی پشت پناہی کرتی ہیں۔ویسے تو کہتے ہیں کہ ہم نے القاعدہ کے نیٹ ورک کو تھوڑرہے ہیں لیکن جوغریب لوگوں کے بچے اغوا ہورہے ہیں۔ان کی بیویوں کو کوئی اٹھارہے ہیں اس کے علاوہ ان کی زندگیوں کو اجیرن کیا جارہا ہے۔کوئی پرسان حال نہیں۔اس سلسلے میں ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ خدارا ان مسئلوں پرسنجیدہ رہے تاکہ لوگوں کی جان ومال کوتحفظ حاصل ہو۔وزیرصاحب سے کہتا

نہیں discourage میں تو انہیں first impression is last impression ہوں کہ کرتا لیکن ہم ایک مایوسی کے عالم میں ہیں۔ آپ نوجوان ہیں خدا کرے کہ آپ کو جرأت ہو ان جیسے criminal کریمنل لوگوں پر ہاتھ ڈالنے کی۔ اس طرح کے کریمنیل لوگ پنجگور تربت میں بھی موجود ہے۔ جس طرح ہمارے ایک دوست نسیم تریالئی صاحب نے کہا کہ روڈ پر اسپیکر بریکر بنایا گیا ہے۔ اگر گورنمنٹ چوروں کو نہیں پکڑ سکتا تو کم از کم ان میں روڈ پر موجود اسپیڈ بریکر تھوڑ لیں۔ یہ تمام مسئلے ہیں۔ میں کہتا ہوں ان تمام مسئلوں پر بحث ہونی چاہیئے۔

<u>شاہ زمان رند۔</u> جیسا کہ تحریک التوا پیش کی گی ہے۔ اسی حوالے سے میں کہتا ہوں پورے بلوچستان میں لاء اینڈ آرڈر کا جو مسئلہ درپیش ہے ہمارے علاقے میں جو بچہ اغوا ہوا ہے اسکا بھی A ایریا سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کہ رحیم صاحب نے فرمایا کہ بچے کے خاندان والوں کو اس کا پتہ ہے اور گورنمنٹ اس سلسلے میں کچھ نہیں کر رہی۔ میں وزیر موصوف کو ڈاکٹر عبدالرزاق کا فون دے دیتا ہوں۔ ان کے خاندان والوں کو جس پر بھی شک ہے۔ میرے خیال میں ان کو گرفتار کرنا چاہیئے اور اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ حالات دن بدن بلوچستان میں خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ کوئی ایسا دن بغیر دھماکے کے نہیں گزرتا۔ میں سمجھتا ہوں اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ یہاں جو فگرز دیئے گئے ہیں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی واقعات رونما ہوئے A ایریا سے ان کا تعلق ہے پولیس ہماری اپنی فورس ہیں میں ان کی مخالفت نہیں کرتا لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ یہ اغوا ڈکیتی روزمرہ کا معمول بنا ہوا اس کے لئے ہمیں کچھ کرنا ہے۔ اگر ان مسئلوں کو باتوں سے ٹال دے تو میں سمجھتا ہوں کہ عوام مزید پریشانیوں میں مبتلا ہونگے یہ ایک نیک شگون نہیں بلوچستان اور پاکستان کے لئے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> عبدالرحیم صاحب منسٹر ہوم کی یقین دہانی کے بعد میرے خیال میں تحریک پر زور نہیں دینا چاہیئے۔

<u>عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔</u> جناب اسپیکر! اس کو بحث کیلئے منظور کر دیں اگر اس دوران بچہ بازیاب ہو گیا۔ تو اس پر بحث نہیں کریں گے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> شعیب صاحب! جسطرح رحیم صاحب نے تجاویز دی کہ ان کے خاندان والوں سے رابطہ

کیا جائے۔ کیونکہ آپ کو portfolio ملا ہے ذاتی دلچسپی لیکر اس مسئلے کو حل کریں۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر داخلہ) جناب اسپیکر! جس طرح کہ ابھی عاصم کرد صاحب نے فرمایا اور ان کا تعلق بھی بولان ڈسٹرکٹ سے اور شاہ زمان رند صاحب کا بھی انہوں نے بھی یقین دہانی کرائی ہے اور میں خود کیس میں دلچسپی لے رہا ہوں۔ میں ایک بار پھر زیارتوال صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پر زور نہ دے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جناب اسپیکر! میں کہتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے بلوچستان کے حالات بہت خراب ہیں۔ کیونکہ کوئٹہ میں آئے دن دھماکے ہوتے رہتے ہیں۔ لہذا لاء اینڈ آرڈر کی سچوئشن پر بحث کے لئے ایک دن مقرر ہو اور چیف منسٹر ہوم منسٹر ہوم سیکرٹری آئی جی پولیس بھی ایوان میں موجود ہو کیونکہ ان مسئلوں پر یہ لوگ آنکھ چراتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اس میں میں اتنا کہونگا لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اب ہر کام چونکہ اکثر کام میرے نہیں ہوتے ہیں آپ لوگ مجھ سے کرواتے ہوئے آپ آج سیکرٹریز کی میٹنگ میں نے، یہ چیف منسٹر کا کام تھا میں نے کال کی اب یہ چونکہ کابینہ کے سارے ممبر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں یہ کابینہ میں لاء اینڈ آرڈر پر ڈسکس کرینگے یہ جو تجویز ہے آپ لوگوں کی نوٹ کی۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت) کیبنٹ میں تقریباً دو تین گھنٹے اس پر بحث ہوئی ہے تو ابھی ہوم منسٹر بھی وجود میں آیا ہے ہم سارے ساتھی بیٹھ کے آج پرائم منسٹر بھی آرہے ہیں سات بجے ان کے ساتھ کیبنٹ کا اجلاس ہے وہاں بھی اٹھائیں گے اس مسئلے کو تو امن وامان کا جو مسئلہ ہے پورے بلوچستان کا ہے پریشانی کا مسئلہ ہے عوام کے لئے نقصان دہ ہے صوبے کے لئے نقصان دہ ہے تو جناب رحیم زیارتوال صاحب! میری درخواست یہ ہے کہ آپ اس تحریک پر زور نہ دیں انشاء اللہ جتنی آپ دلچسپی لیتے ہیں اتنا ہم بھی لیتے ہیں ہم آپ کے بھائی ہیں آپ میرے بھائی ہیں اور صوبے کا عوام ہیں وہ ہمارے عوام ہیں انشاء اللہ کوشش کرینگے۔

جناب اسپیکر۔ حکومت کی یقین دہانی پر محرک نے تحریک پر زور نہیں دیا لہذا تحریک نمٹائی جاتی ہے۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ ہمارے پی ایم صاحب آئے ہوئے ہیں اس نے بلوچستان میں اعلان کیا تھا کہ

میں تقریباً دوسو ویلیج کو الیکٹرفیکیشن دے دونگا کابینہ والوں سے میری درخواست ہے کہ اس مسئلے پر وہاں بات کریں۔

جناب اسپیکر۔ او کے یہ اچھی بات ہے۔ جی جی۔

حافظ حمداللہ (وزیرصحت) کچکول صاحب کی خدمت میں یہ کہوں کہ پہلے بھی جب جنرل پرویز مشرف صاحب اور پرائم منسٹر آئے تھے کیبنٹ میں ہم نے اس مسئلے کو اٹھایا کہ آپ نے یہ وعدہ کیا ہے خاص کر جنرل پرویز مشرف صاحب کو انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ میں نے جو وعدہ کیا ہے و نبھا ہونگا آج بھی انشاءاللہ اس مسئلے کو اٹھا ہونگا۔

جناب اسپیکر۔ مولانا عبدالرحیم بازئی صاحب اپنی قرارداد نمبر 12 پیش کریں۔

مولانا عبدالرحیم بازئی (وزیر بی ڈی اے) (عربی)، اعوذ باللہ من شیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ایک طرف سے تو صوبہ کی شہری آبادی کے ساتھ ساتھ دیہی آبادی میں خصوصاً ۱۹۷۸ء کے بعد مسلسل بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے جس میں تمام طبقہ ہائے زندگی کا متاثر ہونا ایک فطری عمل ہے جبکہ دوسری جناب اکیسویں صدی کے جدید تقاضوں کی علاقائی سطح کے امور میں صوبہ اکثریتی زمیندار طبقہ انتہائی پرشان کن مشکلات سے دوچار ہے چونکہ کچلاک ایک کثیر آبادی ہے اور گردونواح کے ایک وسیع علاقہ پر مشتمل ہے لہذا عوامی مفاد کے پیش نظر کچلاک کو فوری طور پر تحصیل کا درجہ دیا جائے تا کہ وہاں کے عوام بلخصوص زمینداروں کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو۔

جناب اسپیکر۔ قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک طرف سے تو صوبہ کی شہری آبادی کے ساتھ ساتھ دیہی آبادی میں خصوصاً ۱۹۷۸ء کے بعد مسلسل بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے جس میں تمام طبقہ ہائے زندگی کا متاثر ہونا ایک فطری عمل ہے جبکہ دوسری جناب اکیسویں صدی کے جدید تقاضوں کی علاقائی سطح کے امور میں صوبہ اکثریتی زمیندار طبقہ انتہائی پرشان کن مشکلات سے دوچار ہے چونکہ کچلاک ایک کثیر آبادی ہے اور گردونواح کے ایک وسیع علاقہ پر مشتمل ہے لہذا عوامی مفاد کے پیش نظر کچلاک کو فوری طور پر تحصیل کا درجہ دیا جائے تا کہ وہاں کے عوام بلخصوص زمینداروں کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو، جی۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ مشترکہ قرارداد بنا کر ہم تو اس کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ آپ اسی کی حمایت کر رہے ہیں ناں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ۔ جی مشترکہ قرارداد اپوزیشن اور ٹریژری بنچز کی۔

جناب اسپیکر۔ جی!

رحمت علی بلوچ۔ ایک ترمیم کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ ترمیم آپ تحریری نوٹس دینگے، نہیں وہ پھر آپ نوٹس دینگے ترمیم کا زبانی نہیں ہوسکتی۔

رحمت علی بلوچ۔ جی جی، سر! تحصیل گیچک جو ہے ۱۹۷۵ کو بنا تھا اس کو بھی تحصیل کا درجہ دیا جائے اور اس کی آبادی بھی کافی بڑھی ہے وہاں۔

جناب اسپیکر۔ اس کی آپ لوگ حمایت کریں میں رائے آپ سے لے لیتا ہوں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ سر! اس کو مشترکہ بنا دیں کل جو ہم لوگوں کی تحریک التوا تھی انہیں دوسرے ڈے میں لائے ہیں ہم لوگوں کی اس میں ہے جیسے کہ رحمت نے یہ کہا تھا ہمارا گیچک بھی تقریباً ایک لمبا چھوڑا علاقہ ہے اور اس کی آبادی بھی زیادہ ہیں اور ساتھ ہی ساتھ وہ دوسری قرارداد ہے وہ بھی عوامی مفاد کے خاطر ہے ہم اس کی حمایت کرینگے لیکن اس میں ہمیں بھی شامل کیا جائے (اپوزیشن والوں کو بھی)

حافظ حمداللہ (وزیر صحت) میں جناب زیارتوال صاحب اور کچکول صاحب کی خدمت کہوں کہ آج کا کام کل پر مت چھوڑیں آج یہ قرارداد آئی ہوئی ہے آپ تو سنیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جب ہماری باری ہوگی تو یہ ضرب المثل استعمال نہیں کرتے آپ کی باری ہوگی تو آپ کہتے ہیں کہ آج کا کام کل پر مت چھوڑیں یہ۔۔۔

حافظ حمداللہ (وزیر صحت) میری بات تو آپ سنیں۔ (شور، شور)

حافظ حمداللہ (وزیر صحت) اس میں کیا مشکل ہے میرے خیال میں قرارداد آئی ہے وہ اتفاق بھی کرتے ہیں، ہاں کس کو شامل کریں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ اس کو شامل کریں گیچک کو۔

شبیر احمد بادینی۔ گیچک کو شامل کر کے جناب اسپیکر! یہ منظور ہے ہمیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال) اسپیکر صاحب! اجازت ہے۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)</u> جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک اچھی قرارداد ہے اس کو منظور بھی کر لینا چاہیے اور جیسے ہمارے اپوزیشن کے بھائی فرما رہے ہیں اگر ترمیم کے ساتھ اس کو ایک ہی اتفاق رائے سے قرارداد دیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> میرے خیال میں پھر ایسا کرتے ہیں۔

<u>میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال)</u> اسپیکر صاحب! ایک منٹ یہ میرا بورڈ آف ریونیو سے تعلق رکھتا ہے میں آپ کو کہوں کہ یہ ہمارے انرایبل منسٹر صاحب یہ پہلے کابینہ میں پیش کرتے وہاں سے اس کو منظور کرتے پھر وہ یہاں لے آتے یہ تو کابینہ کا مسئلہ ہے اسمبلی کا نہیں۔

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)</u> بورڈ آف ریونیو سے ان کا تعلق ضرور ہے مگر یہ وزیر ہیں اس کے یہ تو اس سے لگ ہے جیسے ایم بی آر one ہے یا Two یہ بتائیں کہ میں وزیر ہوں اس کا آپ فرمائیں ویسے۔

<u>میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال)</u> جناب اسپیکر صاحب! یہ کیبنٹ سے تعلق رکھتا ہے کیبنٹ اس کی منظوری دیگی وہاں سے ہوسکتا ہے ہم لوگ خود وہ کر لیتے ہیں اس کا اسمبلی سے بالکل تعلق ہی نہیں ہے۔ (شور،شور)

<u>میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)</u> جناب اسپیکر! میں ایک پروسیجر بتا دوں ،آپ بات کر لیں۔

<u>محترمہ روبینہ عرفان ۔</u> اسپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ دالبندین کو ضلع کا درجہ دیے ہوئے چند ماہ ہو چکے ہیں لیکن اس کا نوٹیفکیشن ابھی تک جاری نہیں کیا ہے۔

<u>جناب اسپیکر۔</u> اس میں صرف دالبندین نہیں ہے ژوب کا بھی ہے تحصیل شیرانی کا۔

<u>محترمہ روبینہ عرفان ۔</u> اور اس کے معزز اراکین اسمبلی کو بتایا جائے کہ یہ نوٹیفکیشن کس لئے جاری نہیں ہوا ہے؟

<u>جناب اسپیکر۔</u> یہ آپ پھر فریش کوئیچن لے آئیں ،جی سردار صاحب! جی جی ،

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل ۔</u> جناب اسپیکر صاحب! آپ کے نوٹس میں اور تمام ایوان کے نوٹس میں یہ بات

لانا چاہتا ہوں جب آپ اور قائد ایوان ژوب گئے تھے ژوب میں جناب! آپ کے سامنے عوام کے سامنے آپ لوگوں نے اعلان کیا تھا کہ شیرانی علاقہ کو ہم نے ضلع کا درجہ دے دیا ہے جناب اسپیکر صاحب! آج تک شیرانی کو ضلع کا درجہ دینے کے باوجود وہاں پر کوئی فنڈ آپ لوگوں نے ریلز نہیں کیا ہے اس کی ایمپلیمنٹ نہیں ہوئی ہے جناب گزارش یہ ہے کہ جہاں بھی آپ اعلان کریں آپ سوچ سمجھ کر جناب اسپیکر صاحب! اعلان کرتے جائیں with due respect نہایت ادب سے جناب اسپیکر صاحب! جو اعلان ہوا اس کی ایمپلیمنٹ ہو گزارش یہ ہے کہ شیرانی کو درجہ دیا گیا ہے ضلع کا اس کے لئے فنڈ مہیا کیا جائے، شکریہ جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر۔ آپ کی بات صحیح ہے اس میں دالبندین اور تحصیل شیرانی دونوں announce ہوئے تھے لیکن نوٹیفائی ابھی تک نہیں ہوئی انشاءاللہ اب ان دونوں پر۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن) یہ شیرانی کا پتہ نہیں ہے دالبندین کا جو ہمارا ہوا تھا وہ سارا پروسس سے گزر کے ہماری کیبنٹ کے لئے رہ گیا ہے انشاءاللہ عنقریب کیبنٹ میں جو پیش ہوگا تو اس میں پاس ہو کر پھر نوٹفکیشن ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ جی!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) بورڈ آف ریونیو ریکمنڈ Recommend کر کے کابینہ میں پیش کرتے ہیں پھر ان پر دلائل ہوتے ہیں۔ کہ آیا ان سب کو تحصیلوں کا درجہ دیا جائے اس میں پاپولیشن فیکٹر ضرور دیکھا جاتا ہے اور پھر اس پر سب کی رائے لی جاتی ہے اگر یہاں سے ایک قرارداد منظور ہو کے جائیگی تو ضرور کابینہ بھی اس پر نظر ثانی کریگی اور جیسے ہمارے بھائیوں کا مطالبہ ہے جو جو ڈیمانڈ ہے جو حقائق پر ہے اگر خود چیف منسٹر صاحب اعلان کرتے ہیں یا پرائم منسٹر صاحب یا کوئی اور تو انشاءاللہ یہ کابینہ کی منظوری کے بعد ضرور اس پر عمل ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ آب اس موجودہ قرارداد جو ہے اس پر جو ترمیم ہے اس ترمیم کے ساتھ ابھی کرتے ہیں ترمیم پھر آپ جمع کریں ترمیم نوٹ کرائیں ان کو بتائیں تا کہ یہاں ریکارڈ بنایا جائے کیا ترمیم آپ چاہتے ہیں۔

کچکول علی ایڈووکیٹ۔ جو سب تحصیل ہے اس کی بھی پاپولیشن اور حدود اربعہ بڑا ہے اس کو بھی تحصیل کا درجہ دیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ مذکورہ بالا قرارداد کچکول صاحب کی ترمیم کے ساتھ مشترکہ قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ قرارداد منظور ہوئی اور کچکول صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ وہ جو ترمیم ہے وہ اسمبلی سیکرٹری کے پاس ابھی جمع کرائیں۔ پرنس فیصل داؤد حافظ حمد اللہ اور جناب جے پرکاش صاحب اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 13 پیش کریں۔

حافظ حمد اللہ(وزیر صحت) یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت نے ووٹر زلسٹ میں اندراج ودرستگی کی حتمی تاریخ ۲۲ جنوری ۲۰۰۴ مقرر کی ہے جبکہ یہ صوبہ انتہائی وسیع وعریض رقبہ پر محیط ہے اور دیہی علاقوں کی اکثر آبادی موسم سرما میں ذریعہ معاش کی تلاش میں گرم علاقوں کی طرف کوچ کرتی ہے ایسی صورت حال میں دیہی علاقوں کے عوام کے لئے ووٹرلسٹوں میں اپنا اندراج ودرستگی نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔لہذا خالصتاً عوامی مفاد کے پیش نظر مذکورہ تاریخ میں ۳۱ مئی ۲۰۰۴ تک توسیع کی جائے تاکہ عوام کی اکثریت اس مواقع سے مستفید ہونے کی متحمل ہوسکے۔

جناب اسپیکر۔ قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت نے ووٹرزلسٹ میں اندراج ودرستگی کی حتمی تاریخ ۲۲ جنوری ۲۰۰۴ مقرر کی ہے جبکہ یہ صوبہ انتہائی وسیع وعریض رقبہ پر محیط ہے اور دیہی علاقوں کی اکثر آبادی موسم سرما میں ذریعہ معاش کی تلاش میں گرم علاقوں کی طرف کوچ کرتی ہے ایسی صورت حال میں دیہی علاقوں کے عوام کے لئے ووٹرلسٹوں میں اپنا اندراج ودرستگی نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔لہذا خالصتاً عوامی مفاد کے پیش نظر مذکورہ تاریخ میں ۳۱ مئی ۲۰۰۴ء تک توسیع کی جائے تاکہ عوام کی اکثریت اس مواقع سے مستفید ہونے کی متحمل ہوسکے۔سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔قرارداد منظور ہوئی اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 22 رجنوری 2004 دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس کی کارروائی ایک بجکر دس منٹ پر مورخہ 22 رجنوری 2004 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگئی)